یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباس

۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

نوائے منبر

مجموعہ مراثی

مرثیہ نگار

ڈاکٹر ریحان اعظمی

Presented by www.ziaraat.com

نوائے منبر

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔C1

مرثیہ نگار

ڈاکٹر ریحان اعظمی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق ریحان اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب : نوائے منبر

مرثیہ نگار : ڈاکٹر ریحان اعظمی

کمپوزنگ : سید عسکری مہدی جعفری 0334-3825794

سرورق : نگار گرافکس (سید محمد حیدر رضوی) 0300-2807339

طابع : نگار گرافکس (سید محمد حیدر رضوی) 0300-2807339

تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

قیمت : ۳۰۰ (تین سو روپے)

ناشر : محفوظ بک ایجنسی (امام بارگاہ مارٹن روڈ، کراچی)

انتخاب : معصوم اعظمی (چیرمین مرثیہ یونٹ ریحان اکیڈمی)

نگراں : سلمان عباس اعظمی

پروف ریڈنگ : سید اختیار امام، مبین اختر، الطاف کاظمی

جاری کردہ : جاوید مرزا (سکریٹری نشر و اشاعت)

ریحان اکیڈمی انٹرنیشنل
(رجسٹرڈ۔ پاکستان)

Presented by www.ziaraat.com

التماس سورۃ فاتحہ

برائے ایصالِ ثواب

سید وفادار حسین رضوی (کلاں پور)

ابنِ

سید اعجاز حسین رضوی

Presented by www.ziaraat.com

یادِ ماضی و سرگزشتِ حال

وطن مالوف اعظم گڑھ میں قبلہ گاہی سید اقبال حسن رضوی کس منصب اور کس جاہ و حشم اور کس رعب و جلال کے انسان تھے، کتنی زمینوں کے مالک تھے کتنے خدمت گار اور لونڈیاں ان کے تصرف میں تھیں مجھے کیا معلوم۔ چند بقید حیات بزرگوں کی زبانی جب ابا کی شان و شوکت کے بارے میں سنتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ پرانے زمانے کے لوگ دروغ گوئی میں یدِ طولا رکھتے تھے۔ کیونکہ اس حقیر فقیر نے جب آنکھ کھولی اور ہوش سنبھالا تو سوائے غربت اور فاقہ کشی کے دوسرا کوئی منظر نظر نوازی کے لئے موجود نہیں تھا۔ لالوکھیت کی وہ جھونپڑی جو بارش کے وقت کسی آبشار کا منظر پیش کرتی تھی اور وہ لکڑی کا ایک تخت جو بارش کے دنوں میں آٹھ افراد کے کنبے کا واحد سہارا ہوا کرتا تھا جو پانی سے بھری جُھگی میں

Presented by www.ziaraat.com

جائے پناہ ہوتا تھا۔ اُسی پر مٹی کے تیل کا چولہا، اُسی پر لحاف گدے تکیہ اور آٹے چاول کا کنستر اور گھر میں پلی ہوئی مرغی اور اسکے چھ بچے بھی سُکڑے ہوئے بیٹھے ہوتے تھے اور بارانِ رحمت کے تھم جانے کی دعا کرتے رہتے تھے۔ ۱۹۷۸ء میں قبلہ گاہی جنت مکانی ہو گئے ایک بہن میری ولادت سے قبل ہی اپنے گھر بار کی تھیں دو بہنیں اور بھی پروردگار کی کرم گستری سے اپنے گھر بار کی ہو گئیں۔ تین بھائیوں میں خاکسار آخری نمبر پر یعنی سب سے چھوٹا تھا اور اس محاورے کی جیتی جاگتی تصویر تھا جس مین کہا گیا ہے کہ

"سگ باشد برادرِ خورد نہ باشد"

خدانخواستہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرے دونوں بڑے بھائی حسّو بھائی اور جموں بھائی میرے ساتھ برادرانِ یوسف کا سا رویہ رکھتے تھے۔ بالکل نہیں، بہت محبت کرنے والے بہت خیال رکھنے والے والد کے بعد پدرانہ شفقت کا مکمل نمونہ اس وقت سے آج تک بس یہ تھا کہ تپتی ہوئی دوپہر ہو یا کڑکڑاتی سردی کام چھوٹے بڑے سب ہماری

Presented by www.ziaraat.com

ذمہ داری ہوا کرتی تھی۔اور پھر بڑے ہونے کا اسکے علاوہ فائدہ بھی کیا ہوسکتا تھا۔

وہ بات جو اس وقت جھنجھلاہٹ پیدا کرتی اور ناانصافی پر مبنی دکھائی دیتی تھی آج اسکے فوائد سمجھ میں آتے ہیں انہی کاموں کی وجہ سے مجھ میں بڑے سا بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا کام کرگزرنے کی جو عادت اور ہر چیلنج کو قبول کرنے کی ہمت پیدا ہوئی اسکے ثمرات آج مرثیے کی سنگلاخ منزل کو طے کرنے کے بعد مجھ پر آشکار ہوئے گویا تن آسانی، سہل پسندی میرے وجود کی دوست کبھی نہ بن سکی خدا کا شکر ہے۔

یوں تو شاعری کا آزار مجھے بہت ہی صغیر سنی میں ہی لاحق ہو گیا تھا مگر مرض نے شدت ۱۹۷۴ء میں اختیار کی گو کہ میں نے آغاز سخن ایک نوحے سے کیا تھا مگر نجانے طبیعت گیت غزل کی جانب کیوں مائل ہوگئی شاید اسکی وجہ یہ رہی ہو کہ انسان لڑکپن میں اور خصوصاً عنفوانِ شباب میں جب مسّیں بھیگ رہی ہوں لہو کی حدت میں اضافہ ہونے لگے تو قلبی معمولات اظہار عشق کے لئے ہمراز تلاش کرتے ہیں اور لفظوں سے

Presented by www.ziaraat.com

زیادہ ہمراز کون ہوسکتا ہے۔ بہرحال یہ باتیں اس وقت کرنے والی نہیں ہیں میں نے آپ کا وقت فضول میں ضایع کیا مجھے تو یہاں تمہیداً یہ بات اس لئے کہنا پڑی کہ میں جو بات کرنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ مولا حسین علیہ السلام اپنا آدمی دوسرے کے کیمپ میں رہنے ہی نہیں دیتے جسکی سب سے بڑی مثال جناب حر علیہ السلام ہیں مولا نے ایک شب کے فاصلے سے ناری کو نوری بنا دیا۔

کیا انتظار تھا شہہ گردوں خطاب کو
پردے سے شب کے کھینچ لیا آفتاب کو

میرے ساتھ بھی یہی معجزہ رونما ہوا۔ لہو کی نجابت، خاندانی شرافت اور مولائے متقیان کی عنایت نے مجھے اور میری فکر کو سرحد سزا سے حریم بخشش کی طرف کھینچ لیا۔ عارضی عزت و شہرت کے جنون کو شکست ہوئی دائمی عزت و توقیر لازوال شہرت میرے نصیب میں لکھ دی گئی اور آج جہاں سے سورج طلوع ہو کر جہاں غروب ہوتا ہے وہاں تک ذکر حسین علیہ السلام اور تذکرہ کربلا ہے وہیں تلک میرے نام کی گونج

Presented by www.ziaraat.com

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی کرم گستری اور نگاہِ فیض رساں کا تحفہ ہے۔
اس غلام نوازی پر میں ائمہ طاہرین کے مزار مقدس کی اپنی پلکوں سے جسقدر جاروب کشی کروں وہ کم ہے بارگاہ رب العزت میں جتنے سجدے کروں وہ ناکافی ہیں۔

میں نے کسی ذاکر سے بہت کم عمری میں مولائے متقیان سے منسوب یہ روایت سنی تھی کہ اگر کوئی حبشی غلام مجھے دو لفظ سکھا دے اور بعد میں وہ مجھے بازار میں لے جا کر بیچنا چاہے تو میں بکنے پر آمادہ ہو جاؤں گا۔(واللہ عالم)۔یہاں دراصل مولائے کائنات باب العلم ہمارے جیسے نافہموں کو استاد کی اہمیت،حرمت اور عزت سے روشناس کرانا چاہتے تھے۔نعوذ باللہ شہرِ بابِ علم کو کون کیا سکھا سکتا ہے جسکی شاگردی میں روح الامین جیسا فرشتہ ہو۔لیکن فی زمانہ بات اس کے برعکس دکھائی دیتی ہے شاگرد اپنے استاد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسکے سمجھائے ہوئے افکار کو پس پشت ڈال کر خود کو برتر اور استاد کو کم تر ظاہر کرنے کی کوشش میں دکھائی دیتا ہے اور پھر بیچارے استاد کو اپنی عزت بچانے کے لئے کہ کہنا پڑتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ مرحلہ بڑا مشکل ہے کیا کیا جائے
میرا حریف میرا دل ہے کیا کیا جائے
وہ جسکو سارے ہنر خود سکھائے تھے میں نے
وہی تو مد مقابل ہے کیا کیا جائے

میں یہاں اس بات کا اعتراف کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنا پہلا نوحہ اپنے والد کے دیرینہ دوست سبط حسن انجم مرحوم کو دکھایا تھا اس کے بعد باقاعدہ شاگرد واجب الاحترام حضرت امید فاضلی مرحوم کا رہا۔ ان کی زندگی میں بھی انکی شاگردی پر فخر کرتا تھا اور جب وہ اس دار فانی میں موجود نہیں ہیں آج بھی ان کی شاگردی پر ناز کرتا ہوں۔ جبکہ میرے بچپن کے دوست معروف شاعر و سوز خوانی کی ترویج و فروغ کے اہم ستون پروفیسر سبطِ جعفر سے بھی میں نے بہت سارے رموز سیکھے ہیں اور آج بھی ان سے مشورہ کرتا ہوں۔

مرثیہ گوئی کے حوالے سے یہ بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں میرے نزدیک نوحہ نگاری مشکل کام ہے بہ نسبت مرثیہ نگاری کے۔ مرثیہ میں اپنی بات پوری کرنے کے لئے کم از کم چھ مصرعے تو آپ کے پاس

Presented by www.ziaraat.com

موجود ہوتے ہیں بلکہ بسا اوقات تو ایک بات دو یا تین بندوں کے ذریعے مکمل کی جاسکتی ہے مگر نوحے میں یہ سہولت موجود نہیں وہاں آپ کو دو مصرعوں میں پوری بات یا منظر نگاری کرنا ہوتی ہے۔ بہر حال مرثیہ رثائی ادب میں زیادہ معروف صنف کا درجہ رکھتا ہے۔ مرثیہ نگاری کے باب میں میرے خیال کے مطابق مرثیہ کہنے کے چالیس نمبر ہیں تو ادائیگی یعنی پڑھت کے ساٹھ نمبر ہیں۔ مرثیے کو اگر پوری صحت کے ساتھ نذر سماعت نہ کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مرثیہ کے ارکان کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ شاید یہی وجہ مدنظر رکھتے ہوئے حضرت میر انیسؔ اور ان کے خانوادے سے تعلق رکھنے والے شعراء اور معاصرین نے دیگر رموز شعری کے ساتھ فن سپاہ گری، میدانِ جنگ میں مبارز طلبی، شمشیر زنی، گھڑسواری جیسے فنون بھی باقاعدہ سیکھے ہوئے تھے جسکا مظاہرہ ان کے کلام میں تو ملتا ہی ہے ان کی پڑھت سے بھی سامعین کی سماعت و بصارت پر ایک گہرا تاثر نمایاں ہوتا تھا۔ بہر حال متذکرین سے خاکسار اپنا موازنہ کرنے کی جسارت نہ کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنے آپ کو اس لائق سمجھتا ہے کہ انکی خاک پا کی برابری کر سکے۔ اتنا ضرور ہے کہ ان چراغوں کی روشنی میں اپنی منزل کو تلاش کرنے کی سعی پیہم میں سرگردانی

Presented by www.ziaraat.com

اور جاں فشانی کو اپنا حق سمجھتے ہوئے ان مراجعانِ مرثیہ بلک مشتہدین ادب رثا کی تقلید میں ان کے عملیے سے جو مجموعات مرثیہ و سلام اور رباعیات میسر ہیں ان کے مطالعے سے اپنی فکر ناپختہ کی جلا کرنے کی کوشش کو اپنا فرض اور حق سمجھتا ہوں۔

زیر نظر مجموعہ مراثی پر میرے چند احباب اور چند ایسے بزرگوں کی آرا شامل ہیں جو میری ابتداء سے آج تک ریاضتِ شعری سے واقفیت رکھتے ہیں جنہوں نے میرے نخلِ فکروفن کی آبیاری بھی کی ہے اور شجرِ سخن کی شاخوں کی تراش خراش کا فریضہ بھی انجام دیا ہے اور تادم تحریر بھی میری رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ ان محترم شخصیات میں قبلہ مولانا حسن ظفر نقوی مدظلہ، واجب الاحترام پروفیسر حسن اکبر کمال جن کو میں بڑے بھائی کا درجہ دیتا ہوں، میرے بچپن کے رفیق و شفیق سبطِ جعفر زیدی ابن راہی جہانگیر آبادی، عارف رضا زیدی المعروف عارف دادو ان تمام مذکورہ بالا حضرات کی رہنمائی اور ناقدانہ بلکہ مخلصانہ اندازِ تدریس نے مجھے میدان سخن میں پاؤں جمانے کا حوصلہ بخشا ہے یہ حضرات میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں انکی آرا میں نے اس مجموعے میں من و عن بغیر کسی ترمیم تنسیخ کے شائع کردی ہے۔ اب یہ جانیں اور حرمت قلم

Presented by www.ziaraat.com

جانے۔میرے خیال میں ان قد آور اور حق بین وحق شناس افراد پر اقربا پروری، قلم فروشی اور دروغ گوئی جیسے الزامات کبھی بھی کوئی نہیں لگا سکا انہوں نے میرے بارے میں جو بھی رائے دی ہے خواہ وہ میرے حق میں ہو یا میرے خلاف میں اسکو صدقِ دل سے تسلیم کرتا ہوں۔

یہ چار مراثی کا مجموعہ ''نوائے منبر'' آپکی نظری، فکری اور تنقیدی عدالت میں پیش کررہا ہوں صفائی کا موقع دیے بغیر آپ اپنا فیصلہ سنا دیجیے گا مجھے منظور ہوگا اور آئندہ اپنی اصلاح کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا آپ دعا کردیں گے تو لرزشیں کم ہوتی چلی جائیں گی۔

طالب دعا

ریحان اعظمی

Presented by www.ziaraat.com

ریحان اعظمی روشِ انکسار اور روایت احترام کا شاعر

دور حاضر میں نوحہ، سلام اور منقبت کی تخلیق کے حوالے سے جن مقبول ترین شاعروں کے نام فوراً ذہن میں ابھرتے ہیں ان میں ریحان اعظمی کا نام بہت اہم اور معروف ہے۔ اگر صرف ان کی نوحہ نگاری کا جائزہ لیا جائے تو وہ واحد نوحہ نگار قرار پائیں گے جن کے لکھے ہوئے نوحوں کی تعداد حیرت انگیز ہے یعنی چوتھائی لاکھ سے زیادہ۔ اور ان نوحوں کو پاکستان اور بیرون ملک سینکڑوں انجمنوں کے نوحہ خوانوں نے گزشتہ پچیس، تیس برس کے دوران ایسے دل گداز انداز میں پڑھا کہ ریحان اعظمی کا نام اور کام عزاداران امام مظلوم کے وسیع حلقوں میں اور رثائی ادب کے پرستاروں میں مقبولیت کے نقطۂ عروج تک پہنچ گیا اور

Presented by www.ziaraat.com

تاحال اسی سطح پر برقرار ہے۔

مجھے اردو مرثیہ نگاری کی تاریخ بیان کرنی ہے اور نہ قلی قطب شاہ سے لے کر خدایان مرثیہ گوئی انیس و دبیر یا ان کے پیش رو میر ضمیر اور وہاں سے دور حاضر تک مرثیہ نگاری کے سفر کی داستان تحریر کرنی ہے۔ کیونکہ اس حوالے سے ریحان اعظمی کے مرثیوں کے ایک مجموعے کا دیباچہ لکھتے ہوئے ممتاز عالم دین علامہ حسن ظفر نقوی نہایت جامع اور موثر انداز میں اظہار خیال فرما چکے ہیں۔ دراصل یہ مختصر تحریر تو کم وقت میں جو مجھے یہ مضمون تحریر کرنے کے لئے دیا گیا، ریحان اعظمی جیسے بہت زیادہ لکھنے والے شاعر کے مرثیوں کے سرسری جائزے کی غرض سے پیش کی جارہی ہے۔ ان مرثیوں میں سے تین میرے سامنے موجود ہیں اور جناب سیدہؑ کے حوالے سے ریحان اعظمی کا تازہ ترین مرثیہ سماعت کرنے کی سعادت میں حاصل کر چکا ہوں۔

میر ضمیر نے اردو مرثیے کی تخلیق کو ایک باقاعدہ روایت کی شکل دیتے ہوئے اس کے جو ارکان یا عناصر طے کئے تھے وہ انیس و دبیر

Presented by www.ziaraat.com

سے لے کر بعد میں اردو مرثیے کی کلاسیکی اقدار اور روایات سے منسلک رہنے والے مرثیہ نگاروں کے لئے مشعل راہ بنے رہے۔ مگر مجھے یہ بھی عرض کرنے کی اجازت دیجیے کہ دور حاضر میں جدید مرثیہ نگاری کے بعض جدّت پسندوں یا سہل پسندوں نے کلاسیکی مرثیے کی معتبر روایت سے انحراف کرتے ہوئے عناصر ترکیبی مثلاً رزم گاہ کو رخصت، آمد، رجز، جنگ، تلوار اور گھوڑے کی تعریف اور کارگزاری وغیرہ کو مرثیے کے دائرے سے خارج کر دیا اور اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ رثا یا بیان مصائب کو بھی مختصر رسمی صورت دے کر مرثیے کے نام پر طویل نظمیں مسدس کی شکل میں تحریر کرنی شروع کر دیں۔ اس طرح کی ''مرثیہ نما'' نظموں میں دو اجزاء رہ گئے یعنی چہرا جس کے تحت عصر حاضر کے کسی بھی سیاسی، سماجی، معاشی یا سائنسی مسئلے کو موضوع بناتے ہوئے تیس، چالیس بند لکھنے کے بعد آخر میں مصائب کے نام پر واقعہ کربلا کے بارے میں چند بند لکھ کر اپنی دانست میں مرثیے کو اور میرے خیال کے مطابق طویل نظم کو اختتام تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ بُکا اور مصائب کا تذکرہ جو مرثیے کی روح اور اساس ہے وہی ناپید ہے۔

اس تناظر میں جب ہم ریحان اعظمی کے مرثیوں کا جائزہ لیتے

Presented by www.ziaraat.com

ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے روش عام کے مطابق محض مرثیہ نگار کہلانے کے شوق میں مرثیہ لکھنے کا آغاز نہیں کیا بلکہ گزشتہ تیس برس سے زیادہ عرصے کے دوران نوحہ و سلام و منقبت تخلیق کرنے کی طویل ریاضت کے بعد مرثیے جیسی اہم، وقیع اور محنت طلب صنف ادب کی جانب توجہ کی۔

میں قدم با قدم ان کے تخلیقی سفر کا مشاہدہ کرتا چلا آرہا ہوں اور ان کی شعر گوئی کے مختلف دورانیے میری نگاہ میں ہیں۔ان کی غزل گوئی، نظم نگاری، نغمہ نگاری کی صلاحیتوں سے میں باخبر ہوں اور میں جانتا ہوں کہ خالق حقیقی نے ان کو قدرت تخلیقِ شعر عطا کی ہے۔میں اس حقیقت سے بھی آگاہ ہوں کہ اتنا سب کچھ لکھنے اور اتنی شہرت و مقبولیت حاصل ہونے کے باوجود بھی ریحان اعظمی نے روش انکسار اور اپنے بڑوں کے احترام کی روایت کو ہرگز ترک نہیں کیا۔اس کے ساتھ اپنے چھوٹوں کی حوصلہ افزئی ''آخری حد'' تک جا کر کرنے میں بھی ریحان اعظمی اپنی مثال آپ ہیں۔لیکن یہ بھی ہے کہ اپنے دوستوں کا ابریشم کی طرح نرم یہ دوست اور خیر خواہ اپنے بدخواہوں اور حاسدوں کے لئے فولاد کی طرح

Presented by www.ziaraat.com

سخت جان اور شمشیر برہنہ ثابت ہوتا ہے۔

ریحان اعظمی نے اپنے تخلیقی سفر کے دوران ان زریں اصولوں کی پاسداری کی ہے جو علم وادب اور فنون لطیفہ کے کسی بھی شعبے میں کچھ کر دکھانے کے لئے لازم ہیں۔یعنی اس شعبے کے کلاسیکی سرمائے سے بھرپور آگہی، جدید رجحانات کا شعور اور طویل ریاضت یا مشق سخن، یعنی مشق ہنر جس میں اپنے عہد کے اساتذہ اور اکابرین فن سے استفادہ اور مشورہ کرنے میں عار محسوس نہ کرنا۔ پھر یہ بھی ہے کہ ریحان نے کبھی کوئی دعویٰ نہیں کیا حالانکہ فی زمانہ ڈھائی غزلیں، دو چار نوحے یا سلام اور ایک آدھ طویل نظم بنام مرثیہ لکھ کر بعض نوجوان استادی کا دعویٰ کرنے لگتے ہیں۔ایسے بڑبولوں کی عمر اگر پچیس برس ہوتی ہے تو ان کے ''شاہکار کلام'' کی عمر اکثر اوقات پچیس دقیقے بھی نہیں ہوتی۔

ریحان اعظمی کے نوحے اور سلام اور مناقت کتابی شکل میں آچکے ہیں اور کئی مجموعوں کی صورت میں مقبول خاص و عام ہیں۔ یہ نوحے اپنی تاثیر کی بناء پر بچے بچے کی زبان پر ہیں۔ان نوحوں کی عالم گیر مقبولیت

Presented by www.ziaraat.com

میں تاثیر کلام کے ساتھ ساتھ مشہور نوحہ خوانوں ندیم سرور، اسد آغا، ایس ایم نقی اور دیگر صاحبان بیاض کا کردار بھی بے حد اہم رہا ہے۔ ان سب کو جزا یقیناً بی بی سیدہ کی بارگاہ سے عطا ہوگی۔ میری دعائیں ان سب کے ساتھ ہیں۔

اس عجز و انکسار اور باادب بانصیب والے رویے نے ریحان کو وہ عزت اور شہرت بخشی ہے جو اسی در کا صدقہ ہے جس سے ریحان اعظمی پرخلوص اور مستقل تمسک رکھتے ہیں۔

ریحان اعظمی نے جناب شہزادی کونین، سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام، شہنشاہ وفا حضرت عباس علمدار اور پاسدار حریت و امام شناس، جناب حرؑ کے حوالے سے جو مرثیے تحریر کیے ہیں وہ لائق مطالعہ ہیں کیونکہ ان میں سے ہر مرثیے میں ریحان اعظمی نے اخلاص و عقیدت کے جذبے کو چراغ بنا کے ہر بیت کے طاقچے میں کچھ اسطرح روشن کر دیا ہے کہ آپ ان چراغوں کی روشنی میں ریحان کے محاسنِ شعر گوئی کا بخوبی جائزہ لے سکتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

میں بہت اختصار کے ساتھ صرف چند مثالوں اور حوالوں کے ذریعے ریحان اعظمی کی سخن ورانہ صلاحیتوں پر تبصرہ کرنا چاہوں گا۔

ریحان اعظمی کے یہاں زبان و بیان پر قدرت متاثر کن ہے اگرچہ انہوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ تخلیق فن میں لغزش کا امکان موجود ہے اور میں ان کے خیال کی تائید کرتے ہوئے یہ عرض کروں کہ یہ امکان بڑے اساتذۂ فن کے یہاں بھی موجود رہا ہے۔ انیسؔ و دبیرؔ کے کام پر ناسخ کی کڑی تنقید اور غالب کے کلام کے حوالے سے قتیل، نیاز فتحپوری اور غالب شکن یاس یگانہ چنگیزی کے نظریات سے کون واقف نہیں ہے۔ ریحان نے اپنی رائے کے حق میں خود بھی لکھا کہ لغزش فکر کا امکان اس لئے باقی رہتا ہے کہ

مرثیہ عرش سے اترا ہوا قرآن نہیں

ہمارے کلاسیکی مرثیے کی روایت سے وابستگی اور اس کے احترام کی عکاسی ریحان اعظمی کی اس خواہش سے ہوتی ہے جو ان کے اس مصرعے میں اپنے قلم کے حوالے سے ظاہر کی کہ ان کا قلم

اسلاف مرثیہ کے قدم با قدم چلے

Presented by www.ziaraat.com

ریحان اعظمی کے پہلے مرثیے کا آغاز اس دعا سے ہوتا ہے

کوثر کے ساغروں میں مجھے روشنائی دے
میرے قلم کو علم کے در تک رسائی دے

ریحان اعظمی کے مرثیوں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے تلوار، گھوڑے اور جنگ کو اپنے مرثیوں میں نئی تشبیہات اور استعاروں کے استعمال کے ساتھ طرز اظہار میں کہیں کہیں نئی راہیں نکالنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ حضرت عباس علمدار کو حضرت امام حسین نے تلوار بے نیام کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ریحان اعظمی نے غازی عباس کی جنگ بیان کرنے کے لئے نیزے کو تیغ سے تشبیہ دے کر حضرت عباس کی جنگ کا منظر لکھ کر ایک نئی جہت اور زاویہ پیش کیا۔

عباسؑ رن میں حیدرؑ کرار بن گیا
نیزہ جری کے ہاتھ میں تلوار بن گیا

اسی طرح جناب سیدہ کے حوالے سے جو مرثیہ لکھا اس میں تلوار اور جنگ کے بیان کی صورت نظر نہیں آ رہی تھی مگر یہاں بھی ریحان نے بی بی زہرا سے ذوالفقار کی گفتگو اور رزم گاہ میں شیر خدا کی شجاعت کا

Presented by www.ziaraat.com

احوال اور خود اپنی کارگزاری بیان کرنے کا سہارا لے کر تلوار کی تعریف اور مولا علی کی جنگ کی حیرت انگیز مناظر بیان کرنے میں بڑی ذہانت اور ہنروری کا ثبوت دیا۔

میں ریحان اعظمی کے مرثیوں سے کچھ منتخب بند اور کچھ بیت پیش کرنا چاہوں گا اور جن کے مطالعے سے آپ کو ریحان کی قدرتِ اظہار، لفظ و بیان کے سلیقے اور موضوع کی نزاکتوں اور تقاضوں کا لحاظ رکھنے کی صلاحیت کا اندازہ ہو سکے گا۔

مولا عباس کے حوالے سے جناب امیر المومنینؑ کی دعا یوں نظم کی گئی ہے۔

یارب حسینؑ کو مرا عکاس چاہیے
کرب و بلا کے واسطے عباسؑ چاہیے

امام حسینؑ کے تذکرے میں یہ انداز ہمیں نظر آتا ہے۔

یہ وہ ہے جس کے ناز اٹھائے رسولؐ نے
پیسی اسی کے واسطے چکی بتولؐ نے

مصائب کے بیان میں بی بی سیدہؑ کا بین دل کو تڑپا دیتا ہے جب وہ اپنے مظلوم لختِ جگر سے مخاطب ہوتی ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

بالوں سے صاف کرتی ہوں مقتل کی میں زمیں
دامن سے اپنے پونچھوں گی یہ خوں بھری جبیں
جب بند تجھ پہ کرتے تھے آب وغذا لعیں
میں دیکھتی رہی مجھے آتا نہ تھا یقیں
تجھ پر یہ ظلم ڈھائے گی امت رسولؐ کی
پردیس میں لٹے گی کمائی بتولؑ کی

ریحان کے اسلوب کی ایک اور جھلک دیکھنے کے لئے یہ رخ ملاحظہ فرمائیں جو ساقی نامہ لکھتے ہوئے ریحان نے غازی عباس کے حوالے سے مرثیہ لکھتے ہوئے یوں پیش کیا

اے ساقیا فضائل غازی کی مئے پلا
ساغر کو پہلے زم زم وکوثر سے دھو کے لا
بھرنے سے پہلے جام، حدیث کساء سنا
آب وفا کو آب مؤدت میں یوں ملا
من کنت کی صداؤں کو ساغر میں گھول دے
رندوں کے سر پہ پرچم عباسؑ کھول دے

Presented by www.ziaraat.com

اب آپ گھوڑے کی رفتار اور کارناموں کا تذکرہ ملاحظہ کیجیے

ایسے اڑا کہ چھو نہ سکی گرد کو ہوا

گھوڑا نہیں ہے موت کی آندھی ہے دشت میں
دوزخ کو رزق بانٹنے نکلا ہے طشت میں

حضرت حُرؑ کے گھوڑے کا اظہار فخر و ناز دیکھیے حالانکہ اسے یہ بھی اعتراف ہے کہ اس کا ذوالجناح سے کوئی تقابل نہیں۔ ذوالجناح کی عظمت کو اسپِ حرؑ یوں تسلیم کرتا ہے

کہتا تھا آج کیوں نہ چلوں جھوم جھوم کے
آیا ہوں ذوالجناح کے قدموں کو چوم کے

مزید افتخار کا اظہار یوں ہوا

رتبے کو میرے اتنا بڑھایا حسینؑ نے
پانی مرے سموں کو پلایا حسینؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

جب حضرت حُرؑ نے امام عالی مقامؑ سے ان کا ادنیٰ غلام ہونے کا اظہار کیا تو مولا حسینؑ نے اس ذرہ خاک کو رشک مہ و نجوم بناتے ہوئے شان کریمی کا یوں مظاہرہ کیا جو ریحان کے اس سادہ اور پرتاثیر بیت میں بہت جلوہ دکھا رہی ہے۔

شہ بولے یہ نہ سوچ تو ادنیٰ غلام ہے
لمحوں کی دیر ہے کہ علیہ السلام ہے

اسی مرثیے کے آغاز میں ریحان اعظمی نے مصرعہ لکھا اور اپنے قلم کو جو تلقین کی اس ایک مصرعے نے پورے مرثیے کے موضوع کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اس مصرعے کے کوزے میں فلسفۂ حریت کا قلزم بند ہے جو موج در موج مرثیے میں بڑھتا، پھیلتا، بے کنار ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

اے حریت پسند قلم سر اٹھا کے چل

ریحان تو اپنے قلم کو بھی سرفرازی کا سبق دے رہے ہیں لہٰذا یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حریت پسند انسان یعنی بندہ حر ہمیشہ سر بلند رہنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جناب حر کی تعریف ان دو

Presented by www.ziaraat.com

مصرعوں میں ایک اصول کے طور پر ریحان نے یوں بیان کی۔

ہر سنگ و خشت کو کہاں در مانتے ہیں ہم
زندہ ضمیر شخص کو حُرؑ مانتے ہیں ہم

یا پھر بندہ حر کی بے پناہ باطنی قوت کی جھلک اس مصرعے میں نظر آتی ہے جو حق پرستی کے باب میں ایک کلیہ ہے۔

حر ہو تو اپنی ذات میں لشکر ہے آدمی

کائنات کا عظیم ترین خانوادہ اپنے اس ثنا گزار اور مداح پر کس قدر مہربان ہے اس کا اندازہ تو اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ عام گفتگو میں ریحان کی زبان قدرے لکنت کا شکار ہو جاتی ہے مگر سلام و منقبت و مرثیہ خوش الحانی سے پڑھتے وقت سامعین ان کی ادائیگی میں لمحہ بھر کو بھی لکنت محسوس نہیں کرتے، یہ مدحت پنجتنؑ کا صدقہ نہیں تو اور کیا ہے۔خود ریحان نے ایک جگہ لکھا ہے۔

منبر پہ جب تلک رہا لکنت نہیں رہی

Presented by www.ziaraat.com

آپ اتفاق کریں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا و توفیق شامل حال نہ ہو اور اہل بیتؑ اطہار کی بارگاہ سے فیض رسانی سے مدحت گزار خدانخواستہ محروم رہے تو ریحان اعظمی ہوں یا کوئی بھی اہل سخن، حمد و نعت و نوحہ و سلام و منقبت کا ایک لفظ بھی رقم کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اب ریحان اعظمی کی کئی دہائیوں پر محیط رثائی ادب کے حوالے سے قابل قدر خدمات پر نظر ڈالئے اور سوچیے کہ ان کو اہل بیت اطہارؑ کے چشمہ فیوض و برکات سے سیراب ہونے کی سعادت مسلسل حاصل ہو رہی ہے اور وہ اپنی استطاعت کے مطابق اجر رسالت اور حق مدحت ادا کرنے کے عمل خیر میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہیں کہا تھا اور دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ میں ریحان اعظمی کی مقبولیت اور خدمات کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور ان کے لئے جو مجھے ہمیشہ ایک بہت محبت کرنے والے چھوٹے بھائی کی طرح عزیز رہے ہیں صدق دل سے صحت و سلامتی اور توفیقات میں اضافے کی دعا کرتا ہوں۔

دعا گو ہمیشہ سے ہمیشہ تک

حسن اکبر کمال

Presented by www.ziaraat.com

مرثیے کی موجِ تازہ

مرثیے کی تعریف بارہا بیان کی جا چکی ہے مگر پھر بھی سنتِ حسنہ کی تقلید میں مختصر طور پر مرثیے کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کیے دیتے ہیں۔ مرثیہ وہ منظوم کلام ہے جو کسی ایسے کی وفات پر کہا جاتا ہے جس سے انسان کا گہرا قلبی لگاؤ ہو اور اس کے بچھڑنے پر بے ساختہ بین زبان پر آجائے اور اسی بین میں بچھڑنے والے کی صفات اور خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔ اور یہ خوبیاں آہ وفغاں کی صورت میں سامنے آتی ہیں۔ اسی لئے مرثیے کی تاریخ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود تاریخ انسانی۔ جناب آدمؑ اور جناب حواؑ کا ایک دوسرے کے ہجر میں رونا غالباً مرثیہ گوئی کا آغاز شمار کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ہم توریت میں بھی دیکھتے ہیں کہ کچھ انبیاء کے نوحوں کا

Presented by www.ziaraat.com

ذکر ہے جو اس صنف سخن کی قدامت کا سراغ بتاتے ہیں۔ غرض یہ کہ لغت میں مرثیہ ہر اس کلام کو کہا جاتا ہے جو کسی شخص کی موت پر اظہارِ عقیدت یا مظاہرہ غم کے طور پر کہا جائے۔ مگر جب ہم خالصتاً اصطلاح میں تعریف کرتے ہیں اور وہ بھی اردو شعر و سخن کی اصطلاح میں تو پھر یہ لفظ مخصوص ہے ان نظموں کے لئے جو جناب سید الشہداؑ اور ان کے انصار و اعوان کی شہادت پر اظہارِ رنج و غم کے لئے کہی جائیں۔

ہم کسی اور جگہ بھی یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اردو کے ابتدائی دور میں ان نظموں کی کوئی مقررہ ہیئت نہیں تھی بلکہ ہر وہ کلام جو واقعہ کربلا سے متعلق کہا جاتا تھا مرثیہ کہلاتا تھا۔ لیکن اردو ادب میں یہ اعزاز ضمیرؔ کو حاصل ہے کہ ان کے وقت سے مرثیہ کی اصطلاح قواعد و ضوابط کی پابند ہوگئی۔ اسکی شکل و صورت مسدّس کی ہوگئی جن میں مطلع کے بعد چہرہ، سراپا، آمد، رزم اور شہادت نظم کر کے بین پر اختتام کیا جاتا تھا۔ اور جو بالعموم ہجرہ و ملال، مفازع اور محبت میں کہی جاتی ہوں۔ جناب سید الشہداء کی شہادت سے جو نظمیں اس التزام کے بغیر کہی جاتی ہیں انہیں مرثیہ نہیں کہا جاتا بلکہ ان کو دوسرے اصناف میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً سلام، نوحہ، ماتم اور واقعہ۔

Presented by www.ziaraat.com

یہ ایک قابل فخر حقیقت ہے کہ ہمارا مروجہ مرثیہ درآمدی نہیں ہے بلکہ اپنی ہیئت اور مواد دنوں کے اعتبار سے برصغیر کے ذہن وفکر کی ایجاد ہے اور ہماری اسی مخصوص صنفِ ادب کی تشکیل میں عربوں یا ایرانیوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ یعنی ہم اردو لفظِ مرثیہ سے جو مفہوم لیتے ہیں وہ عربی اور فارسی میں رائج نہیں ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا مرثیہ جس کی داغ بیل ضمیرؔ نے ڈالی ہے اپنی جامعیت کے اعتبار سے فارسی، عربی اور انگریزی مراثی سے کہیں افضل اور برتر ہے۔

ہمارے مرثیے میں غزل کا لوچ اور کیف، قصیدے کا شکوہ اور بلند آہنگی، مثنوی کی روانی اور لطافت، غرض یہ کہ تمام اصناف سخن کی لذت اور ذائقہ موجود ہے۔

ہمارے مرثیے کو مواد کے اعتبار سے دیکھیں تو کہیں سنائیؔ و رومیؔ درسِ اخلاق دیتے نظر آتے ہیں تو کہیں فردوسیؔ اپنی گرج اور طنطنہ کا

Presented by www.ziaraat.com

مظاہرہ کرتا دکھائی دیتا ہے۔ کہیں خاقانی اور انوری مدح میں اپنی ژرف نگاریوں اور نازک خیالیوں کے جوہر دکھاتے نظر آتے ہیں تو کہیں حافظ و خیام ساقی نامہ کی شکل میں بادۂ شیراز لٹاتے دکھائی دیں گے۔ کہیں سعدی کے حکمت و معرفت کے موتی تو کہیں میر کے شکستہ دل کی تصویریں بکھری ہوں گی۔ کہیں رزم گاہِ لرزہ خیز تو کہیں بزمِ دل آویز اور ان سب متضاد صفات کے باوجود ہمارا مرثیہ مبکی بھی ہے اور گریہ خیز بھی

اردو شاعری کے آغاز کے ساتھ ہی ہماری زبان میں مرثیہ گوئی کا آغاز ہوگیا تھا۔ لیکن ابتدائی دور میں مرثیے کے لئے کوئی ہیئت مقرر نہیں تھی۔ اور شعراء کو اختیار تھا کہ وہ مفرد، مثلث، مربع، مخمس، مسدّس، ترکیب بند، ترجیع بند، غرض جس صورت میں چاہیں مرثیہ لکھیں۔ پھر شمالی ہند کے شعراء نے مرثیے کے لئے مسدّس کا انتخاب کرلیا۔ اور ضمیر نے اسی مسدّس کی طرز میں آمد، سراپا، رزم اور رجز کو داخل کر کے صنفِ مرثیہ کو تکمیل کی سرحدوں میں داخل کردیا۔ میر ضمیر نے طرزِ جدید کے مرثیے کی جو بنیاد ڈالی تھی اس پر مرزا دبیر نے ایک فلک آسا عمارت تعمیر کر ڈالی، اور میر انیس کی تزئین و آرائش نے اسے مزید

Presented by www.ziaraat.com

چار چاند لگا دیئے۔ ماہر جائسی نے اس میں سرسبز و شادابی پیدا کر کے صنفِ مرثیہ کا ایک ایسا رفیع الشان قصر تعمیر کر ڈالا کہ جسکی عظمت و رفعت پر اردو ادب ہمیشہ ناز کرے گا۔

گاہے گاہے مرثیے کا یہ عظیم الشان قصر جدت کی آندھیوں اور سہل انگاریوں کے شعلوں کی زد پر ضرور آیا۔ مگر بڑی ہی شان و شوکت اور طمطراق کے ساتھ فاتحانہ انداز میں آسمانِ رفعت کی طرف گامزن رہا۔ کبھی ڈاکٹر یاور عباس نے اپنے گھر میں مرثیے کی محفلیں سجا کر اس کے چراغ کو روشن رکھا۔ اور کبھی ساحر لکھنوی، نسیم امروہوی، شاہد نقوی آگے بڑھ کر پاسبانی کے فرائض انجام دیتے نظر آئے۔

گزشتہ چند دہائیوں سے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اب یہ صنف دم توڑ دے گی کیونکہ نئے شعراء محفلوں کے تقاضوں کے مطابق سہل پسندی کا شکار ہو کر صرف ایسا کلام لکھ رہے تھے اور لکھ رہے ہیں جو بقول ان کے محفلوں کی Demand ہے اور اسی Demand کے ہاتھوں آج ہمارا قصیدہ بھی زبوں حالی کا شکار ہے۔ خیر اس وقت موضوعِ سخن قصیدہ

Presented by www.ziaraat.com

نہیں بلکہ مرثیہ ہے۔ ایسے دور میں مرثیہ کی آب و تاب کو باقی رکھنا لازم ہو گیا تھا۔ چند سال پیشتر میں خود ایسی مجالس کا گواہ ہوں جو مرثیے کی مجالس کے عنوان کے تحت منعقد ہوئی تھیں مگر خاطر خواہ اور مرثیہ گو شعراء کے شایان شان سامعین کی تعداد نہیں ہوتی تھی۔

مگر ان سینئر اور بزرگ شعراء کی محنتیں رنگ لائیں اور ایک ایسا شاعر جو گزشتہ تین (۳) دہائیوں سے سلطنتِ نوحہ گوئی پر راج کر رہا تھا اور دنیائے عزاداری میں اسکا نام ستارۂ زہرہ کی مانند دمک رہا تھا۔ میدان مرثیہ گوئی میں قدم رکھتا ہے۔ شہر کراچی جو نسیم امروہوی، امید فاضلی، شاہد نقوی، سردار نقوی اور ساحر لکھنوی کے مراثی کی گونج میں کھویا ہوا نئی آواز کی کھوج میں تھا۔ اس کا وسیع و عریض ساحل ہر نئی موج کو ایک نئی امید سے اپنی آغوش میں لے رہا تھا کہ بالآخر جس موج کی اسے تلاش تھی وہ اس کی آغوش میں آ ہی گئی۔ اور یہ نئی موج جس میں خود ایک بپھرا ہوا سمندر موجیں مار رہا تھا۔ ریحانؔ اعظمی کی صورت میں جلوہ گر ہوا۔ اس موج نے اپنا گنجینۂ سخن ساحل پر اگلنا شروع کر دیا۔

سننے میں آیا ہے کہ کسی نے بس اتنا کہہ دیا تھا کہ ریحانؔ صرف

Presented by www.ziaraat.com

نوحے اور منقبت کہہ سکتا ہے مرثیہ اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے یہ موج آگے بڑھی اور اسکا ترانہ مرثیے کو سرور و تازگی بخشنے لگا۔ ریحان اعظمی نے پہلا مرثیہ جو جناب عباس علمدارؑ کی شان میں تھا جب کہا اور کاظمین امام بارگاہ میں پڑھا تو عوام کا ایک سمندر تھا جو سارے شہر سے اُمڈ کر وہاں آ گیا تھا۔ مرثیے کی مجلس میں میں نے اپنی زندگی میں عوام النساس کا ایسا اژدہام نہیں دیکھا۔ دوسرا مرثیہ امام حسینؑ کی شان میں، تیسرا مرثیہ جناب حرؑ کی شان میں اور اب یہ چوتھا مرثیہ سیدۂ کونین مادر حسنینؑ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شان میں اور اب یہ سفر رکنے والا نہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے لیکن میں یہی کہوں گا کہ ریحان مرثیے کے سامعین کو واپس کھینچ لایا ہے۔ اب بات آتی ہے تنقید کی۔ تو پہلے ہم خود تنقید اور تنقید نگاروں کے بارے میں یہ عرض کر دیں کہ انیسؔ و دبیرؔ پر دو قسم کی تنقید ہوئی ہے۔ ایک شبلی نعمانی جیسے نقد نگار ہیں جنکی تنقید کا محور انیسؔ و دبیرؔ سے زیادہ واقعہ کربلا ہے جس کا ذکر انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ ایسے تنقید نگار ہر دور میں رہے ہیں اور آتے ہی رہیں گے۔ جو یا تو

Presented by www.ziaraat.com

اصلِ واقعہ کے مخالف ہوتے ہیں یا پھر انہیں شاعر یا ادیب سے ذاتی پرخاش ہوتی ہے جو وہ تنقید نگاری کی صورت میں نکالتے ہیں۔ دوسری قسم کی تنقید وہ ہوتی ہے جو عبدالغفور نساخ نے انیسؔ و دبیرؔ پر کی ہے۔ اپنی تصنیف ''انتخاب نسخ'' میں نساخ انیسویں صدی عیسوی کا ناقد ہے جو مرزا غالبؔ اور داغ دہلوی کے ہمعصر ہیں۔ ان کی تنقید خالص تکنیکی بنیادوں پر ہے۔ اور قابلِ توجہ ہے۔

ریحانؔ اعظمی کو بھی انہیں دو قسم کے تنقید نگاروں کا سامنا ہے ایک وہ ہیں جو ریحانؔ کے مراثی نہیں بلکہ خود انہیں سے پرخاش رکھتے ہیں ایسے لوگ قابل رحم ہیں ان کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ دوسرے وہ مخلص بزرگ شعراء ہیں جنکا وجود اہل سخن کے لئے نعمت ہوتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ریحانؔ اعظمی نے ہمیشہ ان دوسری قسم کے تنقید نگاروں کی عزت کی ہے۔ اور کبھی ان کی تنقید کا برا نہیں منایا۔ ایک بات طے ہے کہ جب انیسؔ و دبیرؔ کے کلام پر جائز تنقید ہوسکتی ہے تو ریحانؔ پر کیوں نہیں؟ لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ریحانؔ اعظمی کہیں مرثیے کی حدود سے باہر تو نہیں جا رہا کوئی اختراع تو نہیں کر رہا۔ بس یہاں میں ایک بات ضرور کہنا

Presented by www.ziaraat.com

چاہوں گا کہ ارکان مرثیہ کی پاسداری دیکھنا ہو تو آپ ریحان کے اسی مرثیے میں دیکھئے جوانہوں نے حضرت عباسؑ کی شان میں کہا ہے جہاں تلوار کو لانے کے لئے کس طرح ریحاؔن نے انتظام کیا ہے۔ کیونکہ حضرت عباسؑ نے نیزے سے جنگ کی تھی اور مرثیے کی ضرورت تلوار ہے تو کس طرح نیزے کو تلوار بنانے کا انتظام کیا ہے ذرا ملاحظہ فرمائیے

عباسؑ رن میں حیدرِؑ کرّار بن گیا
نیزہ جری کے ہاتھ میں تلوار بن گیا

اس بیت کے بعد والا بند ملاحظہ ہو۔

تلوار ذوالفقار کے پیکر میں ڈھل گئی
مقتول دیکھتے رہے آئی نکل گئی
اِک پل میں رزم گاہ کی صورت بدل گئی
دریا کنارے بادِ اجل جیسے چل گئی
غازیؑ کی تیغ رن میں اجل بانٹنے لگی
پیاسی تھی دشمنوں کا لہو چاٹنے لگی

اور جنابِ سیدہؑ کے مرثیے میں تو میں پہلے ہی مصرعے کے سحر

Presented by www.ziaraat.com

سے نہیں نکل پاتا ہوں کیونکہ مرثیہ مخدرۂ عصمت وطہارت جناب سیدہؑ کی شان میں ہے۔تو ذرا پہلا مصرعہ ملاحظہ فرمائیں۔

رخ پر نقاب ڈال کے چلنے لگا قلم

جناب فاطمہ زہراؑ کے باب میں تلوار کا ذکر مہارت چاہتا ہے مگر ریحانؔ اس مرحلے کو بھی نہایت خوش اسلوبی سے طے کر گئے جب اس بند میں کہتے ہیں

یہ ذوالفقار کیا ہے سہیلی بتولؑ کی
ہمراز ہے یہ تیغ اکیلی بتولؑ کی
بعد نبیؐ محبّ ہے یہ پہلی بتولؑ کی
یہ پیستی ہے ساتھ میں چکی بتولؑ کی
جب لوٹتی ہے جنگ سے اعداء کو مار کے
رکھتی ہیں فاطمہؑ اسے صدقہ اتار کے

ذرا سواری کے ذکر میں دلدل کا تذکرہ دیکھیں۔

Presented by www.ziaraat.com

دربان بن کے رہتا تھا دہلیز پاک پر
تسبیح پڑھتا رہتا تھا ہر دم جھکائے سر
ہر بدنظر پہ رکھتا تھا شعلہ صفت نظر
میدان حرب وضرب میں جاتا تھا بے خطر
اس اسپ پر سوار یدِ کردگار تھا
وقت وغا یہ اسپ نہیں ذوالفقار تھا

یقیناً الفاظ کے چناؤ اور بناؤ سنگار میں چوک کا اندیشہ ضرور ہے مگر یہی چوک ہمیں خوب سے خوب تر کی تلاش کا سفر جاری رکھنے میں ممدوح معاون ثابت ہوتی ہے۔

ہاں آخر میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ریحانؔ کی تعریف کا مطلب خدانخواستہ کسی کی تنقیص و تنسیخ نہیں ہے بلکہ یہ ان تمام مرثیہ نگاروں کو خراجِ عقیدت وخراجِ تحسین ہے جو کسی بھی زبان کے ادب میں ایک ریحانؔ اعظمی کی تشکیل میں اپنے اپنے حصے کی محنت کرتے ہیں جیسے کہ انیسؔ و دبیرؔ کی تشکیل میر ضمیرؔ کے دور سے شروع ہوگئی تھی۔ میں کہہ

Presented by www.ziaraat.com

سکتا ہوں کی ریحاؔن مرثیے کی موجِ تازہ اور بادِ نسیم ہے۔

اب مزید حائل ہونے سے بہتر ہے کہ آپ مرثیہ پڑھیں جو ایک شاعر کی عقیدت، محبت اور آخرت کی تمناؤں کا مظہر ہے۔ خدا بحقِ پنجتنؑ ریحاؔن اعظمی کو مکتب حقیقی کے خدمتگزاروں میں شمار فرمائے اور عزت و رفعت میں اضافہ فرمائے۔

احقر العباد

سید حسن ظفر نقوی ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

بمناسبت ولادت جناب فاطمہ زہراؑ

کراچی

Presented by www.ziaraat.com

رثائی ادب کا بڑا نام

یہ تذکرہ ہے واجب الاحترام شاعر اہلبیتؑ جناب ریحان اعظمی کا۔ واجبُ الاحترام اس لئے کہ وقت جسے محترم ثابت کردے اس کا احترام ہر کس و ناکس پر واجب ہے۔ اسے کسی ادبی ٹھیکیدار کے بیانات یا سہارے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مشہور ہوجانا اور بات ہے لیکن نافذ ہوجانا اور بات ہے۔ کیونکہ قدرت جسے نافذ کردے عزت، عظمت اور شہرت خود اس کے پیچھے بھاگتے ہیں اور رہتی دنیا تک اس کے اخلاص عمل کا یہ پھل اسے ملتا رہتا ہے۔ انیسؔ و دبیرؔ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ کیا رثائیِ ادب کے اس سنہرے دور میں اور مرثیہ گو شعراء نہیں تھے؟ بالکل تھے لیکن بابِ حکمت نے نافذ کیا تو صرف انیس و دبیر کو، جن کا فن آج بھی اتنا ہی توانا اور بھرپور ہے جتنا اس دور میں تھا۔ آج کے دور پر نگاہ کی جائے تو بڑے بڑے شعرائے کرام جن کے علم و فن اور شہرت و کمال میں یقیناً کوئی کلام نہیں ہے موجود ہیں لیکن اگر کسی کو نافذ کیا ہے باب علم و

Presented by www.ziaraat.com

حکمت نے تو وہ ہیں ریحان اعظمی صاحب، ان کا کلام ہمیں وہ بچہ بھی پڑھتا ہوا نظر آتا ہے جس نے الف بے تک نہیں پڑھی۔ یہ مرتبہ کسی خاص شخص کو ہی کیوں عطا ہوتا ہے؟ فکروفن کی بلندی تو بہت سوں کے پاس ہے لیکن یہ نتیجہ ہے اخلاص عمل کا جسے ہماری ظاہر بین نگاہ نہیں دیکھ سکتی لیکن خدا دلوں کے حال خوب جانتا ہے اور وہی نتیجہ بھی دیتا ہے ہمیں اعتراف حقیقت سے ہرگز گریز نہیں کرنا چاہیے۔

ریحان صاحب پر جو سب سے بڑا اعتراض کیا جاتا ہے ہم وہیں سے ان کے اخلاص عمل کا ثبوت فراہم کریں گے اور ان کے عقیدے کی عظمت کی جھلک پیش کریں گے۔ اعتراض یہ ہے کہ "وہ تو پہلے گیت لکھتے تھے" آپ خود ہی بتایئے ایسے لوگوں کے ایمان اور ان کی بات میں بھلا کیا دم ہوسکتا ہے جن کی نگاہ میں ہزاروں نوحے، منقبت اور سلام کم حیثیت ہیں چند گیتوں کے سامنے۔ ریحان صاحب نے گیت نگاری کو مقام عروج پر پہنچنے کے باوجود جس طرح ترک کیا ہے اور اس سے ان کو جتنی معاشی پریشانیوں کا سامنا آج تک ہے اسے کون نہیں جانتا۔ لیکن وہ حرؑ صفت انسان ہیں جو ایک دفعہ امام حسینؑ کے کیمپ میں آ گئے اب چاہے کیسی ہی پریشانیاں لاحق ہو جائیں وہ گانے لکھنے کے لئے لاکھوں

Presented by www.ziaraat.com

کی پیشکش ٹھکرادیتے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ ریحان صاحب کوئی کمرشل شاعر نہیں ۔وہ نوحہ ،منقبت اور سلام لکھنے کا ایک پیسہ بھی نہیں لیتے۔انہوں نے یقیناً بڑی قربانی دی ہے، جو قابل اعتراض نہیں قابل تعریف ہے۔

ریحان صاحب کے بارے میں بعضوں کا کہنا ہے کہ ''وہ تھوک کے بھاؤ اشعار کہتے ہیں'' ان کا بس چلے تو ایک رات میں پورا دیوان مرتب کردیں''، بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی قلم اٹھاتے ہیں اور لکھتے چلے جاتے ہیں رک کر سوچتے تک نہیں اور نہ کلام پر دوبارہ نظر ڈالتے ہیں، ''ہرایرے غیرے کولکھ کردے دیتے ہیں''، ''لوگوں کی فرمائش پر کتنا کلام بغیر تخلص کے ہی لکھ دیتے ہیں'' وغیرہ وغیرہ۔مگر جناب اگرانصاف کیا جائے تو خود بتایئے یہ اعتراضات کیا محاسن میں شمار نہیں ہوتے؟اور اگرآپ کو یہ اوصاف ریحان صاحب کی خامیاں محسوس ہوتے ہیں تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ باب علم کے خاص غلاموں تک کے کمالات ایسے ہیں کہ ہرکسی کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔

رثائی ادب اور ریحان اعظمی صاحب لازم وملزوم ہیں وہ سلطنت نوحہ گوئی کے شہنشاہ ہیں۔سلام،منقبت اور رباعی میں بھی ان کا فن اپنی

Presented by www.ziaraat.com

بہاریں دکھا رہا ہے۔ درودیوار گواہ ہیں کہ ان کا فن داد و تحسین کے لیے کسی مخصوص حلقۂ احباب کا محتاج نہیں۔ ان کا بیشتر کلام سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہا ہے اور زبان زد عام ہے۔ وہ جس صنف سخن میں طبع آزمائی کرتے ہیں اس کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں اور اب ان کا جھکاؤ مرثیہ نگاری کی طرف ہے۔ ابھی انہوں نے چار ہی مرثیے لکھے ہیں لیکن یہ صنف سخن بھی سرِ تسلیم خم کیے ان کے سامنے کھڑی ہے۔

ریحان صاحب کے مرثیے میں قدیم و جدید رنگ تلاش کرنے سے قبل یہ جان لینا ضروری ہے کہ قدیم و جدید مرثیہ نگاری کسے کہتے ہیں؟ کوئی بھی صنف سخن جب جدید رنگ میں ڈھلتی ہے تو اس کے محاسن میں مزید نکھار پیدا ہوتا ہے۔ ہیئت کی تبدیلی کبھی بھی مقبولیت حاصل نہیں کر پاتی۔ تبدیلی آتی ہے زبان و بیان میں، اسلوب سخن میں، طوالت و اختصار میں، ندرت خیال میں، تشبیہات و استعارات میں اور دور کے حساب سے کیفیت ابلاغ میں۔ اگر کسی صنف سخن کو اس کی بنیادی ہیئت ہی سے مکمل طور پر بے بہرہ کر کے مادر پدر آزاد کر دیا جائے تو اسے جدیدیت کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

فنی اعتبار سے مرثیے کے اجزائے ترکیبی اس کی وہ بنیادی گرامر

Presented by www.ziaraat.com

ہیں کہ اگر ان کو مرثیے سے خارج کر دیا جائے تو مرثیے کے بجائے طویل نظم یا مسدس سامنے آتی ہے۔ یقیناً ان اجزائے ترکیبی میں جن میں چہرہ، سراپا، ساقی نامہ، گریز، رخصت، تلوار ، گھوڑا، رجز، جنگ، شہادت اور بین وغیرہ شامل ہیں ان کو ربط اور سلیقے سے نبھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اسی لئے مرثیہ لکھنا بھی ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اپنی تن آسانی کے لئے جدیدیت کے نام پر مرثیے سے ان اجزاء ہی کو خارج کر دیا جائے۔

ایک اور اہم غلط فہمی یہ ہے کہ منہ پھاڑ کر کسی بھی صنف میں کوئی بھی موضوع لکھ دیا جائے چاہے تسلسل ہو نہ ہو ربط ہو نہ ہو بس موضوع نیا ہو چاہے صنف سخن کا مزاج جو کچھ بھی ہو یہ جدیدیت نہیں پھکڑ پن ہے ۔خاص طور پر مرثیہ جو اردو شاعری کی سب سے مضبوط صنف سخن ہے۔ اگر یہ بھونڈا مذاق اس صنف کے ساتھ کیا جائے تو اسے مرثیے کے بجائے شاید طویل نظم یا مسدس تو کہہ لیا جائے گا لیکن مرثیہ کہہ کر ہرگز اس تہذیب یافتہ اور پروقار صنف کی بے عزتی نہیں کی جائے گی۔

آج کل متعصبین اور کور بینوں کا ایک گروہ اس بات پر مصر ہے کہ جدید مرثیے کے نام پر مختلف موضوعات شامل کر کے جہاں ایک طرف

Presented by www.ziaraat.com

ذکر فضائل اہل بیت کو کم کیا جائے وہیں مصائب کا مذکور بھی کم سے کم ہو۔ آپ خود انصاف کیجئے ''مرثیہ'' رثاء'' سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں گریہ وزاری اور میت کی محاسن شماری۔۔۔ادب میں مرثیہ وہ نظم ہے جس میں کسی مرنے والے کے حالات واوصاف دردناک لہجے میں بیان کئے جائیں۔باقی تمام موضوعات سلیقے سے اس کے ہی ذیل میں آتے ہیں۔یہ مرثیے کا بنیادی مزاج ہے اب اگر جدید مرثیے کے نام پر مرثیے سے اس کی روح ہی نکال لی جائے تو باقی رہ کیا جاتا ہے۔

بعض لوگ اجزائے مرثیہ میں سے ساقی نامہ،گھوڑا اور تلوار وغیرہ کو تلف کردینے کے لئے یہ کہہ کر اصرار کرتے نظر آتے ہیں کہ یہ اجزاء موجودہ دور کے حساب سے نہیں ہیں۔ذرا ان کوتاہ نظر افراد سے پوچھیے یہ کیسے ممکن ہے کہ ذکر فضائل اور مصائب امامؑ ہو اور گھوڑے اور تلوار کو زیر بحث نہ لایا جائے۔کہیں ان کو ذوالفقار کی کاٹ اپنی گردن پر تو محسوس نہیں ہوتی؟

اسی طرح اگر ساقی نامے پر اگر کسی کو اعتراض ہے تو یہ تو مودت سے لبریز پیمانۂ دل کے چھلکنے کا ذکر ہے۔صرف علمیت کے اظہار اور دادوتحسین کے رسیا اس جز کی عظمت کو کیا جانیں۔یقیناً شرابِ طہور کا

Presented by www.ziaraat.com

ذائقہ ہر کوئی تو محسوس نہیں کر سکتا کیوں کہ بقول شاعر

ایک ایک بوند جس کی ہو تسبیح فاطمہؑ
جس میں لعاب دہنِ رسالتؐ کا ہو مزا
پینے سے جس کے اجر رسالتؐ بھی ہوادا
جس کے لئے قطار لگائے ہوں انبیاء

ریحان صاحب کے مرثیوں میں جس خوبصورتی سے ان اجزائے ترکیبی کو ربط و تسلسل کے ساتھ نبھایا گیا ہے اور ذکرِ آل محمدؐ کے ذیل میں جسطرح دیگر تمام تذکرے موتی کی طرح پروئے ہوئے نظر آتے ہیں اس نے میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ کے مرثیوں کو جدیدیت کا روپ بخشا ہے اور بتایا ہے کہ جدیدیت محاسن تلف کر دینے کا نام نہیں بلکہ زمانے کے مزاج کے مطابق صنف سخن کو برتتے ہوئے اس کے محاسن میں مزید نکھار لانے اور مقبولیت دلانے کا نام ہے جس سے صنف سخن ترقی کرتی ہے یقیناً آج مرثیہ نگاری کو جدیدیت کے نام پر جس تنزلی کا سامنا ہے۔ ریحان اعظمی صاحب جیسے عظیم شاعر اہلبیتؑ اور خادم بابِ علم اس اہلبیتؑ سے وابستہ صنف کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لئے اور اس ڈوبتے ہوئے سفینے کو سہارا دینے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

ناخدا بن کر سامنے آئے ہیں۔

میر انیسؔ اگر آج کے دور میں ہوتے تو یقیناً ان کے مرثیے کا اس دور کے حساب سے جو رنگ ہوتا وہی ریحان صاحب کے مرثیوں میں نظر آتا ہے اور صحیح معنوں میں مرثیے کی روح کو سمجھ کر موجودہ اذہان کے حساب سے جو مرثیہ ریحان صاحب نے لکھا ہے دراصل وہی جدید مرثیہ کہلانے کا مستحق ہے۔

جدیدیت روایت ہی کا پرتو ہوتی ہے ریحان صاحب کے کلام میں خود انہوں نے بار بار قدماء کا تذکرہ کیا ہے۔

مالک مرے! براق سخن چاہیے مجھے
مہکا ہوا حروف چمن چاہیے مجھے
دعبل کو جو دیا تھا وہ فن چاہیے مجھے
بالکل انیسؔ جیسی لگن چاہیے مجھے
گر ہو سکے دبیرؔ کے مکتب میں ڈال دے
یا کم سے کم نفیسؔ کے جیسا کمال دے

ریحان صاحب کے کلام میں سب سے زیادہ رنگ میر انیسؔ کا نظر آتا ہے اسی لئے انہیں مرثیہ نگاری سے قبل ہی اس مخصوص رنگ سخن کی

Presented by www.ziaraat.com

وجہ سے بارہا میر انیسؔ سے ملایا گیا۔ ''انیس ثانی''، ''انیس دوراں'' اور ''دورحاضر کا انیس'' یہ وہ القابات ہیں جو انہیں مرثیہ نگاری سے قبل ہی مرثیہ شناسی رکھنے والے سامعین سے مل چکے ہیں۔

بہرحال ہم جیسے طفلِ مکتب ریحان اعظمی جیسے بلند مرتبہ شاعر اہلبیتؑ کے بارے میں کیا لسان کشائی کر سکتے ہیں۔ ہم تو خود اس بہتے ہوئے سمندر سے اپنے گلستان کی آبیاری اور اس ابر خوشگوار کے سائبان کے متمنی و متلاشی ہیں۔ خدا بحقِ امام حسنؑ و امام حسینؑ ہمارے سروں پر یہ سائبان تا ظہور قائم آل محمدؑ قائم رہے۔

والسلام

طالب دعا

ثمر زیدی

Presented by www.ziaraat.com

میدان حسد کا اکیلا زخمی

ریحان اعظمی سے میرے تعلقات کی لکیر کم وبیش ۳۵ سال طویل ہے۔ ان ۳۵ برسوں میں یہ لکیر لمحہ بھر کو بھی شکستہ نہیں ہوئی اسکی وجہ شاید طبیعتوں کا میلان یا پھر مفاد پرستی سے مبرا رشتۂ دوستی ہے۔ ریحان اعظمی مادی طور پر غریب لیکن دوست نوازی اور عجز وانکساری کا مزاج رکھنے میں بادشاہ ہے۔

رہا سوال ریحان اعظمی شاعر اچھا ہے یا انسان؟ اس سلسلے میں مختلف شخصیات کی رائے چاہے کچھ بھی ہو میں سمجھتا ہوں اچھا شاعر وہی ہوتا ہے جو اچھا انسان بھی ہو۔ آدمی اگر اچھا انسان نہیں ہے تو وہ چاہے

Presented by www.ziaraat.com

کتنا بڑا آدمی ہو کیسا ہی فنکار ہو کیسا ہی قلمکار ہو مقبول بارگاہِ انسانیت نہیں ہوتا۔ کیونکہ عزت اور شہرت دو علیحدہ چیزیں ہیں۔ مشہور تو منکران اہلبیتؑ بھی ہیں لیکن کسی بھی معاشرے میں باعزت نہیں سمجھے جاتے بلکہ ظرف و ضمیر اور خون کی شرافت رکھنے والوں کے لئے تو ان کا نام مصداقِ گالی اور نفرین ہے۔

ریحان اعظمی کو شہرت عزت کے طشت میں رکھ کر عطا ہوئی بلکہ شہرت کا لفظ یہاں چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔ ناموری کے درجات کے پیمانے کے مطابق معروف ہو جانا پہلا درجہ ہے۔ مشہورِ خاص و عام ہو جانا دوسرا درجہ جبکہ بقول محترمہ ثمر زیدی نافذ ہو جانا مذکورہ دونوں درجات سے افضل و برتر ہے جو کہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ اور پھر کہنا پڑتا ہے کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بے شک ریحان کو خدائے حروف و اعداد نے شہرت کے اعتبار

Presented by www.ziaraat.com

سے ایک بہت بڑے طبقے پر نافذ کر دیا ہے اور وہ گزشتہ تین دہائیوں سے کم از کم مملکت رثا میں سکہ رائج الوقت کے طور پر سامعین ادبِ رثا کی ضرورت ہے۔

میں ریحان اعظمی کے شعری سفر کا گواہ بھی ہوں اور ہمسفر بھی۔ میں ریحان کی غزل گوئی، گیت نگاری، سیاسی نظموں بلکہ اخبار و جرائد میں نثر نگاری کے جوہر سے بھی آشنائی رکھتا ہوں۔ ریحان جس برق رفتاری سے نثر لکھتا ہے اس سے کہیں زیادہ سرعت سے شعر کہنے کا ملکہ رکھتا ہے اور اپنے حاسدین و ناقدین کو دل کے پھپھولے پھوڑنے کا موقع دیتا ہے۔ لیکن بقول سبط جعفر ریحان اعظمی کا کلام پاک تو ہے لیکن کلامِ پاک (قرآن) نہیں ہے۔ اور وہ تو خود اس بات کا اعتراف کر چکا ہے۔

پیکر خاک ہے لولو نہیں مرجان نہیں
صف آئمہِ اطہار میں ریحان نہیں
لرزش فکر کا امکان ہے ہر دم موجود
مرثیہ عرش سے اترا ہوا قرآن نہیں

Presented by www.ziaraat.com

یہ انکساری ہمیشہ شجر ثمر بار میں ملا کرتی ہے۔ چند نظمیں، غزلیں یا چار منقبت کہہ کر یا کہلوا کر شہر میں دعویٰ سخنوری کرنے والے تو آپ کو بہت سے مل جائیں گے بیجا عزت و غرور سے تنی ہوئی گردن اکثر تلفظ کی ادائیگی اور شین قاف کے ساتھ ان کا سلوک ناروا ثابت کر دیتا ہے کہ وہ کتنے پانی میں ہیں اور کس قبیلے کی خیرات سخن ان کے کشکول طلب میں موجود ہے۔ لیکن یہی لوگ کسی سیانے سے عروض کے چند جملے سنکر دوسرے کشکولی شعرا پر اپنی سخن شناسی کا رعب جھاڑتے نظر آتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا خمیر حسد کے بادے سے اٹھا ہوتا ہے اور یہ لوگ ہر بڑے آدمی کی تضحیک اور توہین کر کے منفی طریقے سے شہرت حاصل کرنے کی سعی مستقل میں مصروف نظر آتے ہیں۔ ریحان اعظمی ایسے ہی مذکورہ لوگوں کے حسد کے زہر میں ڈوبے ہوئے نیزوں کا زخمی ہے۔ لیکن وہ اپنی لگن اور دھن کا ایسا پکا انسان ہے جو دل میں ٹھان لیتا ہے اسکو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتا ہے۔ اسکا یہی عمل اسکی سچائی اور حقیقی شاعر ہونے کی دلیل ہے۔ نوحہ نگاری اور منقبت گوئی کی صنف میں ریحان نے پہلے ہی ناموری کی سند اپنے قارئین و سامعین سے بین الاقوامی سطح پر وصول کر لی تھی لیکن مرثیہ نگاروں میں ریحان اعظمی کا نام ۲۰۰۵ء تک دور دور نہیں تھا۔ بھلا ہوان

Presented by www.ziaraat.com

بہی خواہوں کا جنکی طنزیہ گفتگو نے ریحان کو مرثیہ لکھنے پر آمادہ کردیا۔ چند ناموراور چند ناموری کی تلاش میں سرگرداں مرثیہ نگاروں نے ریحان کی نوحہ گوئی اور منقبت نگاری کی شہرت کو یہ کہہ کر رد کرنے کی کوشش کی ''ارے میاں یہ نوحہ ومنقبت تو کوئی بھی ذراسی محنت کے بعد کہہ سکتا ہے مرثیہ کہہ کر دکھاؤ تو جانیں۔'' ریحان نے پہلے تو ان لوگوں کی باتوں پر توجہ نہیں دی لیکن بات بہت حد تک بڑھ گئی تو پھر ریحان اعظمی نے ۲۰۰۵ء میں ۸ ربیع الاول کو مرثیہ کہنے کا آغاز کیا اور ۲۴ ربیع الاول کو امام بارگاہ کاظمین ڈرگ روڈ میں در حال حضرت عباس علمدارؑ مرثیہ کی مجلس میں اپنا پہلا تحریر کردہ مرثیہ تحت اللفظ پیش کرکے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ حیرت کی وجہ پہلی تو یہ کہ زبان میں لکنت دوسری یہ پڑھت سے کہیں یہ شائبہ تک نہیں ہوا کہ یہ پہلی مرتبہ پڑھ رہے ہیں مزید یہ کہ مرثیہ میں مرثیے کے ارکان پورے، پھر سب سے اہم بات یہ کہ کسی بھی بڑے سے بڑی مرثیے کی مجلس میں ہزاروں کا مجمع پہلی مرتبہ دیکھا گیا۔ بعض بڑے تنقید نگاروں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ پچاس سال کے عرصے میں مرثیہ کی مجلس میں سامعین کی اتنی بڑی تعداد پہلی مرتبہ دیکھنے میں آئی ہے۔ حاسدین کو جب کچھ نہیں ملا تو اعتراض برائے اعتراض کے مصداق یہ کہا گیا کہ ربیع الاول میں مرثیے کی مجلس کی کیا

Presented by www.ziaraat.com

تک ہے۔

بہر حال اس کے بعد سے ابتک ریحان اعظمی چار مرثیوں کے خالق ہو چکے ہیں بحمد للہ ان کے چاروں مراثی پر مسدس یا طویل نظم کا الزام نہیں ہے۔ مرثیے کو مرثیے کی طرح پورے ارکان کے ساتھ تحریر کیا۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ جن مرثیوں میں چند ارکان کا لکھنا ناممکن اور دشوار تھا وہاں بھی ریحان نے اپنی پوری ذمہ داری کا ثبوت دیا اور مرثیے کو زخمی یا لنگڑا نہیں ہونے دیا اور نہ ہی جدیدیت کے نام پر مرثیے کی ساخت کو مجروح کیا۔

ریحان اعظمی کے لئے میں اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے صرف اتنا کہوں گا کہ ریحان کے معاصرین کو ریحان سے حسد کے بجائے رشک کرنا چاہیے کیونکہ آتش حسد حاسد کا لہو جلانے کے سوا دوسرا کام نہیں کرتی۔ بقول شخصے

جلنا ہی ضروری ہے تو بن جایئے چراغ
یہ کیا حسد کی آگ میں جلنا فضول میں

Presented by www.ziaraat.com

خدا بحق محمدؐ وآل محمدؑ بقول ڈاکٹر کلب صادق اس دعبل برصغیر کو درِشہر علم سے مزید خزانہ علمی عطا کرے اور بدنگاہوں و حاسدین کی کوتاہ نظری سے محفوظ رکھے اور خود ریحان اعظمی کا یہ شعر اپنی صداقت کا آئینہ دار بن کر داد وصول کرے۔

مدحت آل نبیؐ میں تو لکھے جاتا ہوں
اور املا مجھے ریحانؔ! علیؑ بولتے ہیں

والسلام

مداحِ ریحانِ حقیقت بیان
شاعر حسین شاعر زیدی

Presented by www.ziaraat.com

مرثیہ

در حالِ

فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

Presented by www.ziaraat.com

۱

رخ پر نقاب ڈال کے چلنے لگا قلم
موتی حیا کے منہ سے اگلنے لگا قلم
آیات کے وجود میں ڈھلنے لگا قلم
پیروں تلے دروغ کچلنے لگا قلم
کوثر کا جام پی کے زباں کھولنے لگا
مانا ہے بے زبان مگر بولنے لگا

۲

بولا تو پہلے نادِعلی زیبِ لب ہوئی
لفظوں کی کائنات چراغِ ادب ہوئی
حد یہ ہے روشنائی سے کافور شب ہوئی
قرطاس پر ادا جو نمازِ نسب ہوئی
مرضی سے مرضیہ کی حروفِ حیا ملے
جیسے اثر کے سینے سے آکر دعا ملے

Presented by www.ziaraat.com

۳

جس دم دعا اثر کے قرینے میں ڈھل گئی
توصیفِ سیدہ کی مجھے راہ مل گئی
حر کی طرح سے میری بھی قسمت بدل گئی
کشتِ سخن میں بادِ ارم جیسے چل گئی
مہکے جو نخلِ فکر پہ غنچے حجاب کے
چومے قدم قلم نے خدیجہ مآبؑ کے

۴

ہاں یہ قدم جو کعبۂ عصمت کا ہیں بھرم
ہاں یہ قدم تراب کو کرتے ہیں محترم
رکھی گئی ہے ان کے تلے دولتِ ارم
یہ ہیں ستونِ قبلۂ اول خدا قسم
کعبہ انہی قدوم پہ محوِ طواف ہے
مریم کی جانماز کا ان پر غلاف ہے

Presented by www.ziaraat.com

۵

زہراؑ ادب ادیب دعا کی کتاب ہے
زہراؑ شریکِ کارِ رسالتمآبؐ ہے
زہراؑ امام وقت کی آنکھوں کا خواب ہے
زہراؑ کے واسطے سے دعا مستجاب ہے
ربِ جہاں جو رازِ نہاں کھولنے لگا
قرآن فاطمہؑ کی زباں بولنے لگا

٦

قرآن فاطمہؑ کے تکلم کا نام ہے
قرآں زبانِ زہراؑ سے محوِ کلام ہے
قرآں دل بتولؑ میں کرتا قیام ہے
قرآں کا نسلِ زہراؑ پہ ہر دم سلام ہے
بیتِ نبیؐ میں دامنِ ایمان میں رہا
قرآں ردائے زہراؑ کے جزدان میں رہا

Presented by www.ziaraat.com

۷

قرآں کی بات بات میں زھراؑ کا تذکرہ
تطہیر کا کہیں کہیں مذکورِ ھل اتی
ذکرِ کساء کہیں کہیں کوثر کہا گیا
صدیقہؑ طاہرہؑ کبھی خیرالنساءؑ کہا
کتنی بلند پایہ تھی بیٹی رسولؐ کی
قرآن پہ تھی فرض تلاوت بتولؑ کی

۸

بیٹیؑ یہ وہ ہے باپؐ کرے جس کا احترام
امِ ابیھا جسکو کہیں سیدِ امامؑ
فرزند جس کے دہر میں گیارہ ہوئے امامؑ
جس سے ملکُ الموت ادب سے کرے کلام
بیٹے اسی کے دوشِ نبیؐ کے سوار ہیں
پروردگار خلق کے یہ شاھکار ہیں

Presented by www.ziaraat.com

۹

ہے شاہکارِ ربِ علیٰ آخری نبیؐ

یعنی محمدِؐ عربی حق کی روشنی

خلقِ عظیم رحمت حق شرح آگہی

شہرِ علوم مقصدِ ایوانِ بندگی

وجہ بنائے کون و مکان سالک جناں

خالقِ خدا جہان کا یہ مالکِ جہاں

۱۰

لوح وقلم بقا وفنا عرش اور زمیں

از کن بقدرِ کُن فیکوں راز کچھ نہیں

تخلیق کائنات میں ہر راز کا امیں

پیکر کسی رسولؐ کا ایسا نہیں کہیں

سایہ نہیں بدن کا مگر چھاؤں کی طرح

امت سے پیار کرتا رہا ماؤں کی طرح

Presented by www.ziaraat.com

۱۱

امت کو جس نے اپنی شعورِ ادب دیا
شایان شان اسکو خدا نے لقب دیا
جو دسترس میں رب کی تھا اسکو وہ سب دیا
شجرہ دیا حسب دیا اعلیٰ نسب دیا
محبوبِ رب حصارِ ابوطالبی میں تھا
قرباں علیؑ سا لعل بھی اسکی خوشی میں تھا

۱۲

ہاں وہ علیؑ جو شاہد تخلیق کائنات
آدم کو آب و گل میں سنبھالے تھے جس کے ہات
قرآن جسکے لہجے میں کرتا تھا روز بات
غزوات میں رسولؐ کا جو حل مشکلات
روز الست حکم سے جس کے ہوا چلی
روحوں کو لے کے جسم میں خلق خدا چلی

Presented by www.ziaraat.com

۱۳

رازق علیؑ نصیب علیؑ مدعا علیؑ
قادر علیؑ قدیر علیؑ مرتضٰی علیؑ
عالی علیؑ علیم علیؑ ہل اتیٰ علیؑ
المختصر زمیں تا فلک جا بجا علیؑ
بندوں کو جس پہ دھوکہ ہے رب قدیر کا
مہکا علیؑ کے نام سے صحرا غدیر کا

۱۴

ہاں وہ غدیر سخت نبوتؐ پہ مرحلہ
حجاج سے تھا دامنِ صحرا بھرا ہوا
جبریل لیکے آئے تھے جب حکمِ کبریا
بدلا ہوا خطاب کا لہجہ خدا کا تھا
یہ حکم تھا کہ اپنی نبوتؐ بچایئے
سر پر علیؑ کے تاجِ ولایت سجایئے

Presented by www.ziaraat.com

۱۵

یہ کام سب سے کار نبوتؐ میں ہے اہم
پالان کا بنایئے منبر بصد حشم
تسبیحِ فاطمہؑ بھی رہے لب پہ دم بدم
فتنوں سے اور شر سے حفاظت کریں گے ہم
من کُنت کی حدیث ہو منبر غدیر کا
اعلان برملا کریں اپنے وزیر کا

۱۶

ہاں یہ وزیر آپ کا میرا سفیر ہے
خیرالعمل یہی، یہی خیر کثیر ہے
بے داغ ظرف ہے یہی روشن ضمیر ہے
تلوار اسکی عدل پرستی کی میر ہے
یہ حق کے ساتھ ساتھ ہے، حق اسکے ساتھ ہے
مولاؑ جو اسکو مانے اسی کی نجات ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۷

جس کی مہک میں، میں ہوں علیؑ ایسا پھول ہے
مشکل کشائے وقت ہے اصلِ اصول ہے
کتنی خوشی کی بات یہ میرے رسولؐ ہے
ہمنام یہ میرا یہی زوجِ بتولؑ ہے
ایمان کل مسیحِ جہاں مرتضیٰؑ ہے یہ
میری طرف سے تاجِ سرِ فاطمہؑ ہے یہ

۱۸

رشتہ یہ ہم نے طے سر معراج کردیا
تحفے میں اسکو زیور تاجِ حیا ملا
خاتونِ حشر ہے یہی صدیقہؑ طاہرہؑ
پاکیزگی میں صورتِ قراں ہے فاطمہؑ
یہ ہادیِ نساء یہی خیرالنساءؑ بھی ہے
کوثر ہے ہل اتیٰ ہے یہی انما بھی ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۹

یہ انما جو آیتِ پاکیزگی بھی ہے
ہے ردِ رجس نور سے وابستگی بھی ہے
انوارِ مصطفیٰ میں ڈھلی روشنی بھی ہے
یہ ہل اتیٰ مزاجِ وقارِ نبی بھی ہے
زھرا کے نام خط ہے یہ پروردگار کا
مطلق نہیں ہے ذکر کسی بدشعار کا

۲۰

مخدومۂ جہاں کا قصیدہ ہے انما
زھراؑ کی نسل پاک سے وعدہ ہے انما
خلاقِ دو جہاں کا ارادہ ہے انما
منزل بتولِؑ پاک ہے جادہ ہے انما
یہ راہ وہ ہے جس پہ سفر انبیاء کا ہے
منزل یہ وہ ہے خم جہاں سر انبیاء کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

۲۱

اے ساقیا بتولؑ کی چادر میں چھان کر
اک جام دے بنامِ علیؑ ظرف جان کر
یعنی میرے ضمیر کا ارمان مان کر
آیا ہوں آج دل میں یہی بات ٹھان کر
چودہ سے کم پیوں تو حلالی نہ جانیو
ساقی مجھے علیؑ کا مُوالی نہ جانیو

۲۲

ہر جام زندگی کی علامت بنا رہے
معیار بندگی کی علامت بنا رہے
ذہنوں میں روشنی کی علامت بنا رہے
رندوں میں آگہی کی علامت بنا رہے
ہر رند لڑکھڑانے کی تہمت سے دور ہو
پی لے درون کعبہ تو دوھرا سرور ہو

Presented by www.ziaraat.com

۲۳

کعبہ خدا کا گھر ہے علیؑ کا مکان ہے
اللہ لامکان، علیؑ گھر کی شان ہے
تابعِ میرے علیؑ کا زمین وزمان ہے
حاکم خدا ہے اور علیؑ ترجمان ہے
تقسیم کارِ ناروجناں زوجِ فاطمہؑ
ہے ماورائے فکرِ بشر اوجِ فاطمہؑ

۲۴

کیا اوج فاطمہؑ کی فضیلت بیان ہو
اللہ کی زبان جہاں مدحِ خوان ہو
قدموں پہ جسکے آسماں جھک کر کمان ہو
جس کے سبب بڑھی ہوئی قرآں کی شان ہو
مخفی خدا تھا فاطمہؑ پہچان بن گئی
نکلی جو بات منہ سے وہ قرآن بن گئی

Presented by www.ziaraat.com

۲۵

قرآن فاطمہؑ کے قصیدے کا نام ہے
قرآن فاطمہؑ کے عقیدے کا نام ہے
قرآن فاطمہؑ کے جریدے کا نام ہے
قرآن فاطمہؑ کے وظیفے کا نام ہے
صامت تھا نطقِ زہراؑ میں لب کھولنے لگا
رحلِ سناں پہ رب کی طرح بولنے لگا

۲۶

مستورِ کائنات کی ہادی ہے فاطمہؑ
مثلِ رسولؐ صبر کی عادی ہے فاطمہؑ
ہاتھوں سے اپنے رب نے بنادی ہے فاطمہؑ
ترویجِ دین حق کی منادی ہے فاطمہؑ
قلبِ رسولؐ پاک میں خنکی اسی سے ہے
آباد لا الٰہ کی بستی اسی سے ہے

Presented by www.ziaraat.com

۲۷

آغوش فاطمہؑ ہے کہ آیات کا ہے گھر
اس مکتب عظیم سے ہے دین کا سفر
یہ منزلِ یقین ہے ایقاں کا ہے در
یہ در درِ بہشت ہے القصہ مختصر
اس در سے بھیک لینا فرشتوں کی شان ہے
اس در پہ سجدہ ریز زمیں آسمان ہے

۲۸

اس در پہ سجدہ ریز ہے جبریل سا ملک
جاروب کش اسی پہ ہے صبح مسا فلک
اس در سے رجس دور ہے ملتی نہیں جھلک
اس در سے دو جہاں میں رسالتؐ کی ہے مہک
یہ در وہ ہے جہاں ید پروردگار ہے
جو لافتیٰ ہے اور شہہ ذوالفقار ہے

Presented by www.ziaraat.com

۲۹

یہ ذوالفقار کیا ہے سہیلی بتولؑ کی
ہمراز ہے یہ تیغ اکیلی بتولؑ کی
بعد نبیؐ محبّ ہے یہ پہلی بتولؑ کی
یہ پیستی ہے ساتھ میں چکی بتولؑ کی
جب لوٹتی ہے جنگ سے اعداء کو مار کے
رکھتی ہیں فاطمہؑ اسے صدقہ اتار کے

۳۰

زھراؑ سے بات کرتی ہے دل کو لبھاتی ہے
حیدرؑ کی کامرانی کے قصے سناتی ہے
فی النار کسقدر کیے یہ بھی بتاتی ہے
لیکر دعا بتولؑ سے میداں میں جاتی ہے
لاسیف ہوگئی یہ دعائے بتولؑ سے
توصیف اسکی سنیے زبانِ رسولؐ سے

Presented by www.ziaraat.com

۳۱

اتری ہے آسمان سے قرآن کی طرح
نوری ہے یہ بھی مظہر ایمان کی طرح
حیدرؑ کو مانتی ہے دل وجان کی طرح
یہ بے وفا نہیں ہے مسلمان کی طرح
دشمن علیؑ کا آئے اگر فیل کی طرح
رکھ دیتی ہے جلا کے ابابیل کی طرح

۳۲

تحفہ ہے یہ علیؑ کو خدائے قدیر کا
میزان ہے جہاد میں ظرف و ضمیر کا
مرقد میں گر عدو ہو جناب امیر کا
کرتی ہے کام قبر میں منکر نکیر کا
نفرت ہے اسکو دشمن آل رسولؐ سے
یہ انتقام لے گی عدوئے بتولؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

۳۳

باغِ فدک کے چوروں کو پہچانتی ہے یہ
سارے سقیفہ سازوں کو بھی جانتی ہے یہ
کثرت کو فوج کی کہاں گردانتی ہے یہ
ہاں پتھروں سے درِ نجف چھانتی ہے یہ
قلبِ بتولؑ جس نے دکھایا جہان میں
اس کا نہیں ٹھکانہ زمیں آسمان میں

۳۴

دو تین لوگ اس کے غضب سے جو بچ گئے
پیشِ نظر تقاضے تھے حکمِ امامؑ کے
آنسو لہو کے نیام میں پینے پڑے اسے
ورنہ درِ بتولؑ پہ جو آگ لائے تھے
ناپاک سرتنوں سے گراتی زمین پر
گرتی مثالِ برق نسب کے کمین پر

Presented by www.ziaraat.com

۳۵

ہاں غاصبانِ باغِ فدک یہ تھی ذوالفقار
دوزخ میں تم کو جھونکتا حیدرؑ کا راہوار
حکمِ جناب زھراؑ کا تھا اسکو انتظار
نیزاکنوتیوں کا وہ کرتا جگر کے پار
ملتی بصد تلاش نہ راہِ فرار بھی
تم کو پناہ دیتا نہ دھرتی پہ غار بھی

۳۶

یہ اسپ بوترابؑ ہے دلدل ہے اسکا نام
حیدرؑ کا دست راست رہا ہے یہ گام گام
کیسے نہ لے بتولؑ کے دشمن سے انتقام
انسان کی طرح یہ نہیں ہے نمک حرام
اس نے اناج کھایا ہے دست بتولؑ سے
بی بیؑ کا احترام ہے سیکھا رسولؐ سے

Presented by www.ziaraat.com

۳۷

دربان بن کے رہتا تھا دہلیز پاک پر
تسبیح پڑھتا رہتا تھا ہر دم جھکائے سر
ہر بدنظر پہ رکھتا تھا شعلہ صفت نظر
میدان حرب و ضرب میں جاتا تھا بے خطر
اس اسپ پر سوار ید کردگار تھا
وقتِ وغا یہ اسپ نہیں ذوالفقار تھا

۳۸

دلدل تو کنیت تھی مجلی خطاب تھا
آنکھوں میں اسکی خیبر و خندق کا خواب تھا
ہر جنگ میں علیؑ کی طرح کامیاب تھا
راکب تھا بے مثال تو یہ لاجواب تھا
وجہ بنائے نادعلیؑ کے اثر میں تھا
سودا علیؑ کے عشق کا ہر وقت سر میں تھا

Presented by www.ziaraat.com

۳۹

کیسے نہ اسکو فاطمہؑ رکھتیں دعاؤں میں
اس نے بھی دن گزارے ہیں فاقوں کی چھاؤں میں
جب دیکھتا تپش یہ ذرا سی ہواؤں میں
سایہ بدن کا ڈالتا زہراؑ کے پاؤں میں
چھالہ پڑے نہ پائے جناب بتولؑ میں
پہنچے نہ غم کی آنچ بھی قلب رسولؐ میں

۴۰

بچوں کو سیدہؑ کے بہت چاہتا تھا یہ
حسنینؑ کے مزاج کو پہچانتا تھا یہ
ان کی خوشی کو اپنی خوشی جانتا تھا یہ
قنبر مثال حکمِ علیؑ مانتا تھا یہ
اسکی وفائیں پہنچی ہوئی تھیں کمال کو
آزردہ دیکھتا نہ تھا زہراؑ کے لعل کو

Presented by www.ziaraat.com

۴۱

سیکھی تھی ذوالجناح نے اس سے وفا تمام
تھا ذوالجناح ساتھ شہہ دیں کے گام گام
کتنا نصیب والا تھا یہ مرکبِ امامؑ
زہرا نے ایک روز کیا اس سے یوں کلام
تنہا نہ چھوڑنا تو میرے نور عین کو
اے ذوالجناح تجھ سے میں لوں گی حسینؑ کو

۴۲

اے ذوالجناح یہ میرے بابا کے امتی
مخلص نہیں رہے میرے بابا سے یہ کبھی
ان کے دلوں میں دین سے رغبت نہ ہے نہ تھی
چاہت نہیں ہے ان کے دلوں میں رسول کی
بعدِ رسولؐ مجھ پہ نہ کیا کیا ستم ہوئے
اک مجھ پہ تین سمت سے یکجا ستم ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

۴۳

بعدِ وصال حضرت محبوبِ کبریا
کیسے بتاؤں ظلم میرے دل پہ کیا ہوا
میت پہ مصطفیٰؐ کی صحابی کوئی نہ تھا
کاندھا بھی جز علیؑ کے کسی نے نہیں دیا
سہہ شعبہ تیر بزمِ ثقیفہ سے چل گیا
اک پل میں فاطمہؑ سے زمانہ بدل گیا

۴۴

مجھ بے پدر کو اس طرح پرسا دیا گیا
پہلے تو میرے رونے پہ پہرا لگادیا
باغِ فدک کے باب میں ایسی ہوئی جفا
دربار میں طلب مجھے اصحاب نے کیا
رد کی گئی گواہی میرے نورِ عین کی
تقصیر کی گئی ہے حسنؑ اور حسینؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

۴۵

واللہ میرے حق میں خیانت روا ہوئی
تحریر میرے بابا کی پرزوں میں بٹ گئی
دربار سے میں روتی ہوئی گھر کو جب چلی
حالت کو میری دیکھ کے رونے لگے علی
وہ ظلم مجھ پہ ہوگیا اٹھارہ سال میں
دربار سے جو پلٹی سفیدی تھی بال میں

۴۶

بابا کی قبر پہ گئی کرنے کو التجا
آنسو بہا کے قبرِ نبی پر یہ کی بکا
اے بابا جان آپ پہ صدقے ہو فاطمہؑ
دربار کا سنانے کو آئی ہوں واقعہ
مسند نشیں غلام تھے زہراؑ کھڑی رہی
نامحرموں میں اُمِ ابیہا کھڑی رہی

Presented by www.ziaraat.com

۴۷

تعظیم جس کی کرتے تھے سارے فلک مآب
قرآن جسکے لہجے میں کرتا رہا خطاب
وہ شیر کردگار علیؑ وہ ابوترابؑ
رسی گلے میں ڈال کے اسکے نسب خراب
گلیوں میں کھینچتے پھرے میں دیکھتی رہی
آثار قیامت کے تھے میں دیکھتی رہی

۴۸

بابا یہیں پہ ختم نہیں ظلم ناروا
در کو جلانے آگ لئے آئے اشقیاء
دیکھا کیا فلک میرا دروازہ جل گیا
دیوار و در کے بیچ میں مجھکو دبا دیا
محسنؑ شہید ہوگیا بابا دھائی ہے
زھرا تمہاری قبر پہ رونے کو آئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

۴۹

بابا وہ ظلم مجھ پہ ہوئے ہیں خدا گواہ
پڑتے جو دن پہ ہوتا مثالِ شبِ سیاہ
ان ٹوٹی پسلیوں پہ تو بابا کرو نگاہ
وہ درد ہے کہ منہ سے نکلتی نہیں ہے آہ
اے بابا جان دل میرا دنیا سے بھر گیا
خنجر میرے کلیجے میں غم کا اتر گیا

۵۰

کمسن حسنؑ حسینؑ ہیں دل ہے دکھا ہوا
اب میرے بعد ان میرے بچوں کا ہوگا کیا
حیدرؑ تو میرے غم میں ہیں پہلے ہی مبتلا
حافظ ہے اب تو زینبؑ و کلثومؑ کا خدا
یہ بچیاں یہ بچے کہاں چین پائیں گے
اب اماں جان کہہ کہ یہ کس کو بلائیں گے

Presented by www.ziaraat.com

۵۱

بابا مجھے تو جان سے پیارا حسینؑ ہے
کیسے بتاؤں کتنا دلارا حسینؑ ہے
بابا تمہارے دیں کا سہارا حسینؑ ہے
بابا ہماری آنکھ کا تارا حسینؑ ہے
زانو پہ اسکو کون بھلا اب سلائے گا
جنت سے کون کھانا منگا کر کھلائے گا

۵۲

پہلو سے میرے دور یہ سویا نہیں کبھی
اس بات سے علیؑ بھی ہیں واقف ہیں آپ بھی
اس کے بنا میں قبر میں سونے نہ پاؤں گی
بابا گراں ہے اسکو گھڑی بھر کی تشنگی
اٹکا ہوا ہے دم میرا اس نورِ عین میں
آنسو بھرے ہوئے ہیں نگاہ حسینؑ میں

Presented by www.ziaraat.com

۵۳

اے سامعینِ فرشِ عزا ایک بار پھر
کلکِ قلم کو حکم ہے، ہو زرنگار پھر
فکرِ رسا ہوئی میری مدحت گذار پھر
گلہائے لفظ ہونے لگے مشکبار پھر
اوصافِ سیدہؑ ہیں قلم کی زبان پر
میں ہوں زمیں پہ فکر میری آسمان پر

۵۴

ارکان مرثیہ کا تقاضہ بھی ہے یہی
لکھوں وہ بات جو ابھی لکھی نہیں گئی
ہو رہنمائی فکرِ انیس و دبیر کی
مل جائے نورِ خونِ شہیداں سے روشنی
اک ایک بیت حاملِ بیتِ بہشت ہو
ہاں منبرِ غدیر پہ میری نشست ہو

Presented by www.ziaraat.com

۵۵

بغضِ غدیر کی ہے کہانی کہاں تلک
اس بحرِ بغض کی ہے روانی کہاں تلک
ہم کرسکیں گے اشک فشانی کہاں تلک
لیکن بچیں گے ظلم کے بانی کہاں تلک
اس بات پر خدا کی طرح سے یقین ہے
دل فاطمہؑ کا جس نے دکھایا وہ لعین ہے

۵۶

آتا ہے مجھ کو یاد وہ دربار بے عمل
تاریخِ جرم میں نہیں جسکا کوئی بدل
کیونکر زبان ہو نہ گئی ان سبھوں کی شل
گستاخیاں جو کرتے تھے بی بیؑ کے حق میں کل
لیکر صحابیت کی سند سرقہ باز تھے
اور ظاہراً مصلے پہ محو نماز تھے

Presented by www.ziaraat.com

۵۷

خائن تھے بد کلام تھے بد نسل بد گہر
جو فرق کرسکے نہ حلال و حرام پر
خوش ہورہے تھے آل محمدؐ کو لوٹ کر
پہلوئے سیدہؑ پہ گرایا تھا جس نے در
نیزا نبیؐ کی قبر پہ مارا اسی نے ہے
توڑا نظام دین کا سارا اسی نے ہے

۵۸

دربار میں بلایا رلایا ستم کیا
حق کے خلاف حکم سنایا ستم کیا
خوفِ خدا ذرا بھی نہ کھایا ستم کیا
مرقد میں مصطفیٰؐ کو ستایا ستم کیا
سینے میں کفر رکھ کے مسلماں بنے رہے
ایماں فروش صاحبِ ایماں بنے رہے

Presented by www.ziaraat.com

۵۹

کیا کچھ نہیں کیا تھا خلافت کے زاعم میں
نابینا ہوگئے تھے حکومت کے زاعم میں
بدمست ہوگئے تھے وہ طاقت کے زاعم میں
پاکیزگی کو چھوڑا نجاست کے زاعم میں
آئی نہ شرم کھاکے نمک بھی رسولؐ کا
بدنسل بھول بیٹھے تھے احساں بتولؑ کا

۶۰

بی بی نے گو کہ اپنا تعارف کرادیا
تم کون ہو میں کیا ہوں یہ سبکو بتادیا
رقعہ جو تھا رسولؐ کا پڑھ کر سنادیا
لیکن اثر لہوکا لعیں نے دکھادیا
باتوں میں بدقماش کے شدت کا زہر تھا
روتی رہیں بتولؑ محمدؐ کا شہر تھا

Presented by www.ziaraat.com

۶۱

آیا رسولؐ زادی کو پھر حیدریؑ جلال
چہرہ ہوا غضب سے درونِ کساء جو لال
قرآن کی زبان میں خطبہ دیا کمال
حاکم کا نام لے کے کہا سن او بدخصال
تجھ میں نہ ظرف ہے نہ حیا نہ تمیز ہے
باغِ فدک تو میری کنیزوں کی چیز ہے

۶۲

پیدا ہوا ہے لفظِ سخاوت ہمارے گھر
میں بخش دیتی باغِ فدک مانگتے اگر
نعلینِ پا سے کم ہے یہ دنیا کا مال و زر
اللہ کا سلام ہے آلِ رسولؐ پر
لے جاؤ باغ میری طرف سے یہ بھیک ہے
ہم پر درود اس کا ہے جو لاشریک ہے

Presented by www.ziaraat.com

۶۳

ہم لوگ کائنات کے کل بھی امیر تھے
تم آج بھی فقیر ہو کل بھی فقیر تھے
تم آج اور کل بھی غریب ضمیر تھے
پستہ نسب میں تم تو ہمیشہ کبیر تھے
تم تو دروغ و مکر و ریا کے غلام ہو
تم جیسے بدکلاموں سے کیونکر کلام ہو

۶۴

چاہوں تو حکم رب سے یہ دربار جل اٹھے
چاہوں تو سانس لینے کی مہلت نہ مل سکے
خوش ہورہے ہو باغ فدک مجھ سے چھین کے
مردہ شتر کے چمڑے کو کھاکر پلے بڑھے
عابد بنے ہوئے ہو جہالت کے باوجود
خود ساختہ سخی ہو خیانت کے باوجود

Presented by www.ziaraat.com

۶۵

تم نے گزاری مالِ غنیمت پہ زندگی
پھر بھی گئی نہ دین کی ایماں کی مفلسی
بچپن سے کفر ساز رہے اور سازشی
سازش تمہاری بزمِ ثقیفہ میں کھل گئی
کہنے کو فدا کارِ نبیؐ دو جہاں تھے
یہ تو بتاؤ ان کے جنازے میں کہاں تھے

۶۶

ناراض جارہی ہوں میں دربار عام سے
نفرت کرے گی خلق خدا تیرے نام سے
تم پہ تبرّا ہوگا خدا کے کلام سے
محروم ہو شفاعتِ شاہ انام سے
الفت ذرا جو ہوتی رسالتمآبؐ سے
تم رہتے باز بغض و حسد کی شراب سے

Presented by www.ziaraat.com

۶۷

یہ بغض کربلا کی فضا تک چلا گیا
زھراؑ کے بعد ظلم ہوا اور بھی سوا
زھراؑ کے لاڈلے کو وطن چھوڑنا پڑا
تربت پہ سیدہؑ کی گئے شاہ کربلا
بولے حسینؑ اے میری امّاںؑ سلام لو
میں مرنے جارہا ہوں کلیجے کو تھام لو

۶۸

آواز آئی مرقدِ بنتِ رسولؐ سے
ہے ہے لحد میں چین میسر نہیں مجھے
اے لعل جاتے جاتے جواب سلام لے
ماں ہوں کبھی اکیلا نہ چھوڑوں گی میں تجھے
میں بھی چلوں گی بند کفن اپنے توڑ کے
ماں تیرے ساتھ ساتھ ہے مرقد کو چھوڑ کے

Presented by www.ziaraat.com

۶۹

زھرا ع نے اپنے لعل سے وعدہ نبھادیا
عاشور کی وہ دھوپ وہ صحرا لہو بھرا
خنجر تلے حسین ع تھے اور شمر کی جفا
ناگاہ دستِ نور نے خنجر پکڑ لیا
دیکھا لعیں نے سامنے بنتِ رسول ص ہے
آنسو بھرے ہیں آنکھ میں بالوں میں دھول ہے

۷۰

زھرا ع پکاریں ظلم سے اے شمر باز آ
پیاسہ ہے تین روز کا یہ میرا مہہ لقا
سینہ ہے زخم زخم تو دل ہے دکھا ہوا
دیتی ہوں میں حسین ع کے نانا ص کا واسطہ
بے کس پہ بے دیار پہ اتنی نہ کر جفا
بیٹے کی ماں کے سامنے گردن نہ کر جدا

Presented by www.ziaraat.com

۷۱

اے شمر ٹھہر جا اسے پانی پلاؤں میں
جلتی ہوئی زمین پہ چادر بچھاؤں میں
گودی میں لے کے زخموں سے مٹی چھڑاؤں میں
کچھ دیر اپنی بانہوں میں جھولا جھلاؤں میں
پہلے ہی غمزدہ ہوں فراقِ رسول میں
چھالے پڑے ہوئے ہیں دلِ پر ملول میں

۷۲

یہ گردن نبی ہے نہیں گردن حسین
بے جرم و بے خطا ہے یہ حیدرؑ کا نور عین
تربت میں ہائے ہائے نہیں ہے حسنؑ کو چین
لے دیکھ آسمان کو چھوتے ہیں میرے بین
للہ میرے بے کس و مضطر کو چھوڑ دے
پیاسے کو ابن ساقیِ کوثر کو چھوڑ دے

Presented by www.ziaraat.com

۷۳

بیٹوں کو بھانجوں کو بھتیجوں کو روچکا
لشکر تمام بے کس و مضطر کا سوچکا
حد تو یہ ہے جوان برادر کو کھوچکا
چہرے کو خونِ اصغرؑ ناداں سے دھوچکا
قلب و جگر میں اس کے غموں کی خراش ہے
خنجر نہ پھیر اس پہ یہ خود زندہ لاش ہے

۷۴

مہمان ساعتوں کا ہے یہ میرا مہہ لقا
لب ہل رہے ہیں منہ سے نکلتی نہیں صدا
ناطاقتی پہ اسکی تڑپتا ہے دل میرا
حد تو یہ ہے سلام بھی اٹھ کر نہ کرسکا
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں مگر نبض ڈھل چکی
لگتا ہے روح قیدِ بدن سے نکل چکی

Presented by www.ziaraat.com

۷۵

حرکت نہیں ہے اب جسدِ نوربار میں
سانسیں اٹک رہی ہیں دل بے قرار میں
دم ہے رکا ہوا جو سکینہؑ کے پیار میں
یہ ہی نہیں سکینہؑ بھی ہے انتظار میں
کب مڑ کے قتل گاہ سے یہ گھر کو آئیں گے
نیند آرہی ہے سینے پہ اپنے سلائیں گے

۷۶

سینہ تو اسکا تیروں کی چادر سے ڈھک گیا
گردن پہ اسکی ظلم کا خنجر چمک گیا
اس کے لہو سے منظرِ مقتل مہک گیا
لاشیں اٹھا اٹھا کے جو پہلے ہی تھک گیا
نہ زین نہ زمیں پہ میرا نورِ عین ہے
بستر ہزار تیروں کا ہے اور حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

۷۷

دل میں دم اخیر ہے زینبؑ سے ہم کلام
زینبؑ غریب بھائی کا لے آخری سلام
منزل ہماری خلد ہے جادہ ہے تیرا شام
ہم اپنا کام کرچکے باقی ہے تیرا کام
زینبؑ میرے پیام کی تشہیر کیجیو
قاتل کے گھر میں ماتم شبیرؑ کیجیو

۷۸

"خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے"
مجبور و بے دیار حسینؑ غریب ہے
حافظ تیرا خدا ہے خدا کا حبیب ہے
ماں ہے سرہانے بھائی تیرا خوش نصیب ہے
زینبؑ نمازِ شب میں مجھے یاد کیجیو
مجلس غریب بھائی کی آباد کیجیو

Presented by www.ziaraat.com

۷۹

زنداں سے جس گھڑی تو وطن جائیو بہن
صغراؑ کو میری سینے سے لپٹائیو بہن
اکبرؑ کا حال لب پہ نہیں لائیو بہن
پوچھے جو وہ ہمیں تو یہ بتلائیو بہن
صغراؑ غریب باپؑ تیرا قتل گاہ میں
تصویر تیری رکھے ہوئے تھا نگاہ میں

۸۰

زھراؑ دھائی دیتی رہیں قتل گاہ میں
بجتے تھے شادیانے یزیدی سپاہ میں
آیا نہ رحم شمر کے قلبِ سیاہ میں
ڈوبی صدائے فاطمہؑ ایک سرد آہ میں
خنجر گلوئے سید والا پہ چل گیا
زھراؑ جو روئیں عرشِ معلیٰ بھی ہل گیا

Presented by www.ziaraat.com

۸۱

ریحان سر کو پیٹیے آنسو بہایئے
خوشنودیِ بتول سے یوں اجر پایئے
فرشِ عزا حسینؑ کی گھر میں بچھایئے
تا زندگی حسینؑ کا اب غم منایئے
آنسو نہ رکنے پائیں یہ ماتم بپا رہے
مقبول بارگاہِ خدا مرثیہ رہے

شکر مولاؑ

Presented by www.ziaraat.com

مرثیہ

درِ حال

سید الشہداء حضرت امام

حسین علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

۱

ربِ قلم قلم کو میرے اعتبار دے
جو منفرد ہو سب سے اسے وہ شعار دے
مصرعہ لکھے جو ایک تو معنی ہزار دے
جتنے رموزِ شعر ہیں اس میں اتار دے
ہر زاویے سے اِک نیا انداز چاہیے
میرے قلم کو نکتۂ آغاز چاہیے

۲

آغاز ہو ضرور مگر احتیاط سے
رکھے غرض نہ کیف سے نہ انبساط سے
قربت ہو رنج و غم سے تو دوری نشاط سے
محفوظ پھر رہیگا سدا انحطاط سے
صادق بھی ہو امین بھی ہو با اصول بھی
سایہ فگن ہو اس پہ دعائے بتولؑ بھی

Presented by www.ziaraat.com

۳

اسلاف مرثیہ کے قدم با قدم چلے
عجلت پسند نہ ہو مگر دم بدم چلے
لیکر انیسِ مرثیہ گو کا علم چلے
کرتا ہوا حکایتِ دل کو رقم چلے
یہ خیمہ زن سدا رہے قرطاسِ عدل پر
الفاظ تولتا رہے میزانِ عقل پر

۴

عقل و شعور و علم کی معراج ہے علیؑ
فرقِ نبیؐ پہ رکھا ہوا تاج ہے علیؑ
قرآن راہ رو ہے تو منہاج ہے علیؑ
ہر لفظ تیرے نطق کا محتاج ہے علیؑ
دے پتھروں کو نطق یہ ایسا امام ہے
صامت علیؑ بغیر خدا کا کلام ہے

Presented by www.ziaraat.com

۵

عینِ خدا ہے زیرِ نظر کائنات ہے
موجودگیِ مہر میں چاہے تو رات ہے
دنیائے آب و گل کو اسی سے ثبات ہے
یہ وہ ہے جسکے قبضے میں موت و حیات ہے
روزِ الست رب کو بھی ممنون کردیا
اسِ نے ہیِ لفظِ کنِ کو فیکونِ کردیا

٦

آدم تھے آب و گل میں تو یہ بوترابؑ تھا
قرآں سے پہلے حاملِ علمِ کتاب تھا
ہر دور میں دعا کی طرح مستجاب تھا
خواب خلیل کعبہ یہ تعبیرِ خواب تھا
تحویل میں رسولؐ کو قرآن دے دیا
اس کو خدا نے اپنا قلم دان دے دیا

Presented by www.ziaraat.com

۷

جس وقت شہرِ علم کو در کی طلب ہوئی
فوراً حدیثِ باہُما انوارِ لب ہوئی
تاریک رات جس سے اجالا نسب ہوئی
رخصت تخیلات سے بوجہل شب ہوئی
نوعِ بشر کو واقفِ اسرار کردیا
خوابیدہ کائنات تھی بیدار کردیا

۸

مہرِ یقیں ابھر کے سحر بانٹنے لگا
سوغاتِ علم، علم کا در بانٹنے لگا
دستِ اللہ نقدِ ہنر بانٹنے لگا
ہر کوربیں کو ذوقِ نظر بانٹنے لگا
جس وقت شہر علم کا در باز ہوگیا
قرآن کے نزول کا آغاز ہوگیا

Presented by www.ziaraat.com

۹

نورِ سحر نے شکر کا سجدہ ادا کیا
صدیوں کے قرضدار نے قرضہ ادا کیا
پہلا یہ بندگی کا فریضہ ادا کیا
برگ و شجر نے ایسا قصیدہ ادا کیا
طائر تخیلات کے پر کھولنے لگے
پتھر بھی قمریوں کی طرح بولنے لگے

۱۰

آئینہ سکوت پہ ضربِ کلام تھی
گویا عروسِ صبح سے خاموش شام تھی
موجِ ہوا بھی اس طرح محوِ خرام تھی
کلیوں کے لب پہ مہرِ درود و سلام تھی
کس کے لیے درود تھا کس پہ سلام تھا
دوشِ ہوا پہ محوِ سفر کس کے نام تھا

Presented by www.ziaraat.com

۱۱

وہ نور جس کا نام ہی یزداں صفات ہے
مقروض جسکی آج تلک کائنات ہے
انوارِ مصطفیٰؐ میں ڈھلی جسکی ذات ہے
جسکے سبب بنیؑ ہوئی قرآں کی بات ہے
روزِ الست رب نے کہا شش جہات میں
گر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں کائنات میں

۱۲

مولائے کائناتؑ ہے دستِ خدا بھی ہے
مشکل سے پوچھ لو یہی مشکل کشاء بھی ہے
حاجت طلب کے واسطے حاجت روا بھی ہے
چشمِ نبیؐ میں مرضیِ رب علیؑ بھی ہے
زیرِ قدم فلک ہے یہ اتنا بلند ہے
خالق کا انتخاب نبیؐ کو پسند ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۳

دیوار اس کے سامنے در بن کے آتی ہے
تاریک رات نورِ سحر بن کے آتی ہے
اسکی نظر خدا کی نظر بن کے آتی ہے
دشمن پہ اسکی تیغ شرر بن کے آتی ہے
جب منبرِ رسولؐ پہ لب کھولتا ہے یہ
اسرار کائنات کے سب کھولتا ہے یہ

۱۴

جبریلؑ اس کے مکتبِ علمی سے فیضیاب
ساری زمیں تراب تو یہ ہے ابوترابؑ
محتاج اس کے نطق کی قرآن سی کتاب
آیا پلٹ کے اس کے اشارے پہ آفتاب
جس رخ سے دیکھتے ہیں مزاجِ رسولؐ ہے
القصہ مختصر کہ یہ تاجِ بتولؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۵

ہاں وہ بتولؑ ام ابیھا کہیں جسے
ہاں وہ بتولؑ دیں کی مسیحا کہیں جسے
ہاں وہ بتولؑ عکس خدیجہؑ کہیں جسے
ہاں وہ بتولؑ کعبے کا کعبہ کہیں جسے
تفسیر اسکی سورۂ کوثر سے پوچھیے
یہ ہادیِ نساء ہے پیمبرؐ سے پوچھیے

۱۶

جب اس کے زوج حکمِ خدا سے علیؑ ہوئے
اس در سے بھیک پا کے بہت سے غنی ہوئے
حاضر یہاں ستارے پئے روشنی ہوئے
ابتر اسی کے دم سے عدوئے نبیؐ ہوئے
نسلِ نبیؐ چلی ہے اسی نورِ عین سے
کہنا پڑا رسولؐ کو میں ہوں حسینؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

۱۷

ہاں وہ حسینؑ حُسنِ محمدؐ کا آئینہ
جس کو بنا کے آئینہ گر جھومنے لگا
اس آئینے میں صبر کا جوہر رکھا گیا
اس آئینے میں عکس نبیؐ لب کشاء ہوا
یارب نظر لگے نہ میرے نورِ عین کو
محفوظ کربلا کے لیے رکھ حسینؑ کو

۱۸

اس خوش جمال عصر کے وقتِ نزول پر
یکساں غم و خوشی کا اثر تھا رسولؐ پر
شبنم نبی کی آنکھ سے گرتی تھی پھول پر
خنجر سا ایک چل گیا قلبِ بتولؑ پر
گھبرا کے سیدہؑ نے کہا باباؐ جان سے
آنسو رواں ہیں کیوں نگہہِ مہربان سے

Presented by www.ziaraat.com

۱۹

خندان لبی پہ اشکوں کی برسات کس لئے
ظاہر ہے رخ پہ شدتِ جذبات کس لئے
بوسوں کی اس گلے پہ عنایات کس لئے
رکھا ہے دل پہ آپ نے یہ ہاتھ کس لئے
لب پر خوشی ہے آنکھ مگر اشکبار ہے
اے باباؐ کچھ تو بولئے دل بے قرار ہے

۲۰

بولے رسولؐ روک کے سیلاب اشکِ غم
جو کوئی جانتا نہیں وہ جانتے ہیں ہم
اس کی کتابِ زیست میں ہے کربلا رقم
ہوگا یہ قتل دور وطن سے بصد ستم
یہ بات مجھ کو خون کے آنسو رلاتی ہے
تو کربلامیں روتی نظر مجھ کو آتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

۲۱

زھراؑ یہ سن کے شدتِ غم سے ہوئیں نڈھال
سارے بدن پہ ضعف تھا چہرے پہ تھا ملال
بولے رسولؐ ساتھ ہمارے ہے ذوالجلال
زھرا ترے حسینؑ کو ممکن نہیں زوال
اللہ پیار کرتا ہے بے حد حسین سے
باقی رہے گا دینِ محمدؐ حسینؑ سے

۲۲

اللہ کے جمال کا پیکر حسینؑ ہے
محشر کے روز شافعِ محشر حسینؑ ہے
قطرہ ہے کائنات سمندر حسینؑ ہے
تنہا دکھائی دیتا ہے لشکرِ حسینؑ ہے
مقصودِ کائنات شریعت نواز ہے
مثلِ خدا حسینؑ بڑا بے نیاز ہے

Presented by www.ziaraat.com

۲۳

قانون سازِ رمزِ مشیت حسینؑ ہے
حاکم خدا ہے اور حکومت حسینؑ ہے
اسلام اک نظامِ شریعت حسینؑ ہے
ہر دور کی شدید ضرورت حسینؑ ہے
پروردگارِ شرح حیات و ممات ہے
ہاں نبضِ کائنات پہ اس کا ہی ہاتھ ہے

۲۴

یہ ہاتھ انبیاء کی حمایت کا ہاتھ ہے
یہ ہاتھ رزم و بزم میں وحدت کا ہاتھ ہے
پھیلا اسی کے سامنے بیعت کا ہاتھ ہے
بیعت کو کیا خبر یہ رسالتؐ کا ہاتھ ہے
یہ ہاتھ کھیلتا رہا زلفِ رسول سے
بوسے وصول اس نے کئے ہیں بتولؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

۲۵

ناقہ نبیؐ ہیں راکبِ دوش نبی حسینؑ
مشکل کشاء علیؑ ہیں تو نادِ علی حسینؑ
اسلام ہے چراغ مگر روشنی حسینؑ
مرتی ہوئی نماز کو دے زندگی حسینؑ
انسانیت کا مورثِ اعلیٰ حسینؑ ہے
بے نور بستیوں کا اجالا حسینؑ ہے

۲۶

بنیاد لا الہ اساسِ پیمبری
دعویٰ نہیں دلیل کی حد تک ہے داوری
قرآن سیکھتا ہے اسی سے سخنوری
پیاسہ ہے بانٹتا ہے مگر جامِ کوثری
نعلین پا کی دھول بناتی ہے کہکشاں
بچوں کے اس ناز اٹھاتی ہے کہکشاں

Presented by www.ziaraat.com

۲۷

قرآن ہیں رسولؐ تو جزدان ہے حسینؑ
دستِ خدا میں صبر کی میزان ہے حسینؑ
اک اک قدم رسولؐ کی پہچان ہے حسینؑ
دینِ رسولؐ پاک کا ایمان ہے حسینؑ
زھرا کا چاند قلبِ رسالتمابؐ ہے
قانونِ کبریا کی مکمل کتاب ہے

۲۸

ایسی کتاب قاری، مدینہ ہے علم کا
ایسی کتاب جس میں دفینہ ہے علم کا
ٹھہرا ہوا اسی پہ سفینہ ہے علم کا
سینہ جو ہے حسینؑ کا سینہ ہے علم کا
جو بابِ علم ہے یہ اسی گھر کا فرد ہے
ہر دشمنِ رسولؐ کے سینے کا درد ہے

Presented by www.ziaraat.com

۲۹

اللہ کی زبان سے مانوس ہے حسینؑ
کعبے کے جسمِ پاک کا ملبوس ہے حسینؑ
مکہ ، مدینہ، کرب وبلا، طوس ہے حسینؑ
نورِ خدا رسولؐ ہیں فانوس ہے حسینؑ
محفوظ آندھیوں سے چراغ الہٰ ہے
دیں ہیں رسولِؐ پاک تو یہ دیں پناہ ہے

۳۰

بے مثل بے مثال ہے اعلیٰ صفات ہے
سمٹی اس آئینے میں محمدؐ کی ذات ہے
قبضے میں اسکے دن ہے تصرف میں رات ہے
شہزادۂ جناں ہے وکیل نجات ہے
ایسا سخی کوئی نہیں کل کائنات میں
جو موت کو حیات کا زر دے زکوٰۃ میں

Presented by www.ziaraat.com

۳۱

اسکی رگوں میں خوں ابو طالبؑ کا موجزن
وہ خون جس سے پھولا پھلا دین کا چمن
روشن ہے جسکے خوں سے ستاروں کی انجمن
سجتا ہے خوب جس پہ محمدؐ کا پیرھن
خوابِ خلیل کے لئے تعبیر ہے حسینؑ
دینِ خدا کا کاتبِ تقدیر ہے حسینؑ

۳۲

جو کشتِ فکر و فن پہ اگاتا ہے روشنی
سورج کے راستے میں بچھاتا ہے روشنی
بدلی میں چاند کو بھی دکھاتا ہے روشنی
اپنے دیئے بجھا کے بناتا ہے روشنی
جو روشنی کے دیں کا نبیؐ ہے امامؑ ہے
کوئی نہیں حسین علیہ السلام ہے

Presented by www.ziaraat.com

۳۳

حیدرؑ ہیں درسگاہ مدرس حسینؑ ہے
ذاکر جہاں خدا ہے وہ مجلس حسینؑ ہے
ہر قلبِ بے قرار کا مونس حسینؑ ہے
آل عباء کا نکتۂ خامس حسینؑ ہے
مقصودِ کائنات سرِ دینیات ہے
روزِ الست سے یہی وجہ نجات ہے

۳۴

نجرانیوں کا جب تھا نبیؐ سے مباھلہ
خمسہ نفوس کا جو چلا گھر سے قافلہ
جھوٹوں پہ لعن کرنے کا آیا تھا مرحلہ
بے جنگ ختم ہوگیا لیکن مقابلہ
نجرانی لوٹ جانے کے پابند ہوگئے
یاں بھی حسینؑ والے ظفر مند ہوگئے

Presented by www.ziaraat.com

۳۵

لا سیف و لافتیٰ کا دلارا حسینؑ ہے
ناظر خدا ہے ایسا نظارا حسینؑ ہے
چشمِ نبیؐ کا جاگتا تارا حسینؑ ہے
دین نبیؐ کا ایسا سہارا حسینؑ ہے
سوکھی رگوں سے کاٹ کے خنجر کی دھار کو
راضی حسینؑ رکھتا ہے پروردگار کو

۳۶

پروردگار صبر قناعت رحیم بھی
باغِ نبی کا گل بھی شجر بھی شمیم بھی
عاقل بھی چارہ ساز بھی عقلِ سلیم بھی
شمشیر زن علیؑ سا نبیؐ سا حکیم بھی
لشکر کو کاٹ دیتا ہے خطبوں کے وار سے
حالانکہ دوستی ہے بہت ذوالفقار سے

Presented by www.ziaraat.com

۳۷

صادق سخی حلیم مددگارِ باوفا
روزی رساں نعیم وفادار خوش نوا
عادل، عدیل، مرکزِ انوارِ مصطفیٰؐ
عاقل، عقیل جرأتِ اظہار برملا
ساری صفات قامت و قد سے نبیؐ کی ہیں
اسکے بدن میں دوڑتی سانسیں علیؑ ہیں

۳۸

اک ایک سانس مکتبِ زھراؑ سے فیضیاب
ناطق اسی کے لب سے ہے اللہ کی کتاب
ترسیل عدل میں ہے یہ مثلِ ابوترابؑ
عباسؑ جیسا بھائی ہے اس کا وفا مآبؑ
یہ وہ ہے جسکے ناز اٹھائے رسولؐ نے
پیسی اسی کے واسطے چکی بتولؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

۳۹

جبرئیلؑ اس کے در پہ ہے دربان کی طرح
اسکی کتابِ زیست ہے قرآن کی طرح
سایہ ہے اس کا سورۂ رحمان کی طرح
حفظِ رسولؐ کرتا ہے عمران کی طرح
لہجہ بھی اس کا لہجۂ ربِ قدیر ہے
بعدِ علیؑ یہ وارث خمِ غدیر ہے

۴۰

محراب میں رسولؐ ہے میدان میں علیؑ
بخشی ہے اس نے دینِ پیمبرؐ کو زندگی
مانگی ہے اس سے بھیک میں سورج نے روشنی
تاریخ لائے ڈھونڈ کے ایسا کوئی سخی
اپنے دیئے بجھا کے جو کعبے کو نور دے
خنجر تلے اذانِ شہادت ضرور دے

Presented by www.ziaraat.com

۴۱

صابر بھی ہے دلیر بھی ہے صف شکن بھی ہے
ظلمت کدے میں نور کی تازہ کرن بھی ہے
گل بھی ہے گلستاں بھی گل پیرہن بھی ہے
جبریل کی اڑان کا استادِ فن بھی ہے
چلتا ہے جب یہ وقت کی رفتار روک کر
مرحب مزاج چھپتے ہیں تلوار روک کر

۴۲

شاکر بھی ہے شکور بھی مشکورِ رب بھی ہے
عالی وقار اعلیٰ حسب اور نسب بھی ہے
خورشیدِ کائنات ہے ماہِ عرب بھی ہے
کل کی طرح سے ساقی کوثر وہ اب بھی ہے
دیتا ہے مئے یہ خانہ کعبہ کے کشت کی
اس کے ہی میکدے پہ ہے تختی بہشت کی

Presented by www.ziaraat.com

۴۳

اے ساقیا ہمیں بھی شرابِ ولا پلا
حبِ علی و فاطمہ اس میں ملا پلا
تھوڑی سی اس میں ڈال کے خاکِ شفاء پلا
آئے غدیری جام کا پھر سے مزا پلا
وہ مئے پلا کہ ذوقِ تولّا جوان ہو
محرابِ قلب و جاں میں ولا کی اذان ہو

۴۴

جس کا سرور حمدِ خدا کا سرور ہو
ہر بوند میں علی کی ولا کا سرور ہو
اک ایک گھونٹ صل علیٰ کا سرور ہو
اتنی پلا کہ تیری عطا کا سرور ہو
اسکو کلامِ پاک کا ہر حرف پیتا ہے
کب اس شراب کو کوئی کم ظرف پیتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

۴۵

اس مئے کا میکدہ شب عاشور جب کھلا
گونجی فضا میں نعرۂ تکبیر کی صدا
رندوں کا ایک قافلہ بیتاب ہوگیا
ہر رند پہ چڑھا ہوا نشۂ عجیب تھا
ساقی نے جب چراغ بجھا کر اٹھایا جام
ہر رند کے نصیب میں کوثر کا آیا جام

۴۶

پھر دفعتاً نماز کا ہنگام ہوگیا
صف بستہ رن مین لشکرِ اسلام ہوگیا
محوِ اذاں حسینؑ کا گلفام ہوگیا
سیدانیوں کے خیموں میں کہرام ہوگیا
اکبر کے منہ کو دیکھ کے روتی تھیں بیبیاں
تسبیحِ اشک و آہ پروتی تھی بیبیاں

Presented by www.ziaraat.com

۴۷

بعدِ اذان جبکہ اقامت کہی گئی
نیت بندھی نمازِ شہادت کی اس گھڑی
الحمد لب کشا جو لبِ شاہ سے ہوئی
تیروں کی ایک قطار سوئے شاہ دیں چلی
موقعہ دیا کچھ اس طرح فوجِ یزید نے
پہلے پڑھی نمازِ شہادت سعید نے

۴۸

بعدِ نماز جنگ کا آغاز ہوگیا
انصارِ شہہ پہ خلد کا درباز ہوگیا
جینے کا نام یوں نظر انداز ہوگیا
مرنا حسینؑ والوں کا اک ناز ہوگیا
ہر مرنے والا تاجِ شہادت لئے ہوئے
پہنچا جناں میں مہرِ امامتؑ لئے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

۴۹

گھمسان کی وہ جنگ وہ گرمی وہ تشنگی
تیغوں سے تیغ لڑی تو گرتی تھی برق سی
گھوڑوں کے دوڑنے سے زمیں کانپنے لگی
ڈھالوں سے ڈھال تیروں سے تیروں کی ٹھن گئی
حُرؑ ، جونؑ اور حبیبؑ لڑے عوسجہؑ لڑے
کفار سے حسینؑ کے سب اقرباء لڑے

۵۰

عباسؑ اور قاسمؑ و اکبرؑ ہوئے شہید
خنجر سے تشنگی کے سمندر ہوئے شہید
ماؤں کے لعل بہنوں کے گوہر ہوئے شہید
''حتیٰ کہ تیر سے علی اصغرؑ ہوئے شہید''
میدان جنگ گنجِ شہیداں میں ڈھل گیا
اک دوپہر میں شہہ سے زمانہ بدل گیا

Presented by www.ziaraat.com

۵۱

تنہا جو رن میں رہ گیا زہراؑ کا گلبدن
اک ہوک دل میں اٹھی جو یاد آ گیا وطن
خیمے میں آئے سر کو جھکائے شہہِ زمن
زینبؑ سے بولے لاؤ ہمارا وہ پیرھن
سوغات اماں جاں کی بہن چاہیے ہمیں
ہم مرنے جا رہے ہیں کفن چاہیے ہمیں

۵۲

ملبوس کہنہ لے کے گیا اور تار تار
پہنا کفن سمجھ کے اسے شہہ نے ایک بار
زینبؑ سے بولے چادر و بازو پہ کر کے پیار
اے عکسِ سیدہ میرے بچوں سے ہوشیار
اب ہم ہیں اور خنجرِ قاتل کی دھار ہے
زینبؑ میرے پیام کی تو ذمہ دار ہے

Presented by www.ziaraat.com

۵۳

تھی اس طرف تو بھائی بہن میں یہ گفتگو
کرتا تھا نعل بندی ادھر لشکرِ عدو
رخصت طلب ادھر تھے شہہ سوختہ گلو
کہتے تھے اے بہن میری بس یہ ہے آرزو
سینے پہ سونے والی نہ روئے ہمارے بعد
پہلو میں اپنی ماں کے وہ سوئے ہمارے بعد

۵۴

اس گفتگو کو بالی سکینہؑ نے جب سنا
اک تیر سا کلیجے کو چھو کر گزر گیا
ننھے سے ہاتھ جوڑ کے بولی وہ مہہ لقا
کیا اس خیال سے ہمیں لائے تھے کربلا
ہل جائے گا فلک میں ابھی اتنا روؤں گی
بن آپ کے فقط میں لحد ہی میں سوؤں گی

Presented by www.ziaraat.com

۵۵

بولے حسینؑ سن کے سکینہؑ کی گفتگو
تو جانتی ہے اچھی طرح میری ماہ رو
مجھ سے عناد رکھتا ہے یہ لشکرِ عدو
اصغرؑ کے خوں سے کرچکا بابا تیرا وضو
ہے وقت عصر سجدہ معبود چاہیے
باباؑ کو تیرے منزلِ مقصود چاہیے

۵۶

سمجھا بجھا کے بیٹی کو شاہِ فلک وقار
عابدؑ کے پاس آئے پکارے پدر نثار
قاسمؑ ہیں اب نہ اکبرؑ و عباسِؑ نامدار
غش سے اٹھو سواری پہ ہمکو کرو سوار
ایسا نہ ہو لجام فرس تھام لے پھوپھی
جو ہے تمہارا کام وہ انجام دے پھوپھی

Presented by www.ziaraat.com

۵۷

اے لعل تم کو بارِ امامت اٹھانا ہے
میرا پیام لے کے سوئے شام جانا ہے
اس نوحِ نینوا کا سفینہ بچانا ہے
پر خار راہِ ظلم میں پتھر بھی کھانا ہے
ہم مانتے ہیں صاحبِ آزار آپ ہیں
غازی نہیں ہیں قافلہ سالار آپ ہیں

۵۸

یہ سن کے اٹھ کھڑا ہوا بیمار ایک بار
حدت لہو کی بڑھ گئی رخصت ہوا بخار
غیظ و غضب میں کھینچ کے شمشیر آبدار
بولے پدر سے اے شہہ ارضِ فلک وقار
بیمار ہوں تو کیا ہوا معذور تو نہیں
آزاد میرے ہاتھ ہیں مجبور تو نہیں

Presented by www.ziaraat.com

۵۹

شہہ بولے سخت مجھ سے تیرا امتحان ہے
اب تیرے ہاتھ لشکرِ دین کی کمان ہے
کاندھوں پہ تیرے فوج کا میری نشان ہے
عابدؑ تیرے حوالے میرا خاندان ہے
نامِ خدا بچانے کے احساس کم نہ تھے
مقصود جنگ ہوتی تو عباسؑ کم نہ تھے

۶۰

یہ کہہ کے آئے رخصتِ آخر کو شاہِ دیں
لپٹی قدومِ شہہ سے خریدی ہوئی زمیں
جانے نہ دونگی کہنے لگی مضطر و حزیں
بولے حسینؑ میں نے الٹ لی ہے آستیں
لاکھوں سے اب ہے جنگ غریب الدیار کی
اب تشنگی بجھاؤں گا میں ذوالفقار کی

Presented by www.ziaraat.com

۶۱

دیوڑھی پہ آئے اہلِ حرم کو کیا سلام
رکھ کر قدم رکاب میں بولے شہہ انام
عباسؑ آؤ تھامو فرس کی مرے لجام
اکبر کہاں ہو ساتھ چلو میرے چار گام
آئی صدا یہ فرض بھی زینبؑ نبھائے گی
بھیا تمہیں فرس پہ یہ دکھیا بٹھائے گی

۶۲

القصہ رزم گاہ میں پہنچے شہہ ہدیٰ
زخموں سے چور پیاس سے سوکھا ہوا گلا
آنکھوں کا نور کھوچکا بازو بچھڑ گیا
بولے سپاہ شام سے پھر شاہِ کربلاؑ
بس اتنی دیر جی لو تمہیں اختیار ہے
جب تک درونِ نیام میری ذوالفقار ہے

Presented by www.ziaraat.com

۶۳

میں کون ہوں میں کیا ہوں حسب اور نسب ہے کیا
کونین کا امیر ہوں ارضِ عرب ہے کیا
تم جانتے ہو باپ کا میرے لقب ہے کیا
میں جانتا ہوں جنگ میں تائیدِ رب ہے کیا
حکمِ خدا سے تیغِ علم کرنے والا ہوں
شاخِ ستمگری کو قلم کرنے والا ہوں

۶۴

نو لاکھ تم ہو اور اکیلا جری ہوں میں
تم مرجبی نژاد مگر حیدریؑ ہوں میں
تم طالبِ فساد ابو طالبی ہوں میں
اسلام جسکے گھر سے چلا ہے وہی ہوں میں
تم سے ہوں ہمکلام بہت دل ملول ہے
تم ہو غلام زادے میں عکسِ رسولؐ ہوں

Presented by www.ziaraat.com

۶۵

تم منکرِ رسولؐ ہو قہرِ خدا ہوں میں
تم بے نسب ہو اور بنِ مرتضیٰؑ ہوں میں
دستِ ستم ہو تم تو یدِ کبریا ہوں میں
تم بد دعا زمیں کی نبیؐ کی دعا ہوں میں
لوہا ہماری تیغ کا خیبر سے پوچھ لو
ہر سوگوارِ مرحب و عنتر سے پوچھ لو

۶۶

چاہوں تو پاٹ سکتا ہوں لاشوں سے رن کو میں
آسودۂ حیات نہ چھوڑوں بدن کو میں
زندہ نہ رہنے دوں گا کسی بدچلن کو میں
نظروں سے روک سکتا ہوں ہر تیغ زن کو میں
میداں میں حرب و ضرب کے فن جانتے ہیں ہم
کثرت کو فوج کی کہاں گردانتے ہیں ہم

Presented by www.ziaraat.com

٦٧

اب بے وطن ضعیف کی پیکار دیکھنا
لاشوں کے قتل گاہ میں انبار دیکھنا
چلتی ہے کیسے جنگ میں تلوار دیکھنا
عزمِ جہادِ حیدرِؑ کرار دیکھنا
غازیؑ کو یاد کرکے شہہؑ مشرقین نے
قبضے سے ذوالفقار نکالی حسینؑ نے

٦٨

راہوار بھی سمجھ گیا مقصد حسینؑ کا
نیزا کنوتیوں کو بنا کر وہ یوں چلا
جیسے خدا سے اذنِ وغا اس کو مل گیا
ایسے اڑا کہ چھو نہ سکی گرد کو ہوا
اک پل میں میمنے پہ کبھی میسرے پہ تھا
گہہ اس پرے پہ اور کبھی اس پرے پہ تھا

Presented by www.ziaraat.com

۶۹

راہوار تھا یا برقِ شرر بار رن میں تھی
پیچھے فرس سے وقت کی رفتار رن میں تھی
ہر ہاتھ سے گری ہوئی تلوار رن میں تھی
مابین عرش و فرش یہ گفتار رن میں تھی
گھوڑا نہیں ہے موت کی آندھی ہے دشت میں
دوزخ کو رزق بانٹنے نکلا ہے طشت میں

۷۰

کشتوں کے پشتے رن میں لگاتا ہوا چلا
پیاسہ تھا اپنی پیاس بجھاتا ہوا چلا
بدر و احد کی یاد دلاتاہوا چلا
اپنا حسب نسب بھی بتاتا ہوا چلا
خوش تھے حسینؑ اس کی وفا اس کے ڈھنگ پر
جبریلؑ دم بخود تھے کھڑے اسکی جنگ پر

Presented by www.ziaraat.com

۷۱

دوزخ میں اشقیاء کو گراتا ہوا چلا
راکب سے داد حرب کی پاتا ہوا چلا
وقتِ جہاد زخم جو کھاتا ہوا چلا
اپنے لہو میں خود بھی نہاتا ہوا چلا
فوج عدو کو اسپ نے جس دم پلٹ دیا
خوش ہو کے ذوالفقار نے گھونگھٹ الٹ دیا

۷۲

ہر بد گہر کے سر پہ اجل بن کے چھا گئی
چمکی مثالِ برق کلیجے جلا گئی
گھوڑوں سمیت کتنے سواروں کو کھا گئی
چشم فلک کو جنگِ علیؑ یاد آگئی
دستِ شہہؐ امم میں تھی پر جوش ہوگئی
اتنی تھی غیض میں کہ لہو پوش ہوگئی

Presented by www.ziaraat.com

۷۷

یہ کہہ کے رزم گاہ میں پھر آ گئے حسینؑ
دشمن سمجھ رہا تھا کہ گھبرا گئے حسینؑ
پھر کوہِ ظلم و جبر سے ٹکرا گئے حسینؑ
دشمن پہ مثلِ دستِ اجل چھا گئے حسینؑ
دو سامنے جو آئے انہیں چار کر دیا
کتنوں کو ایک وار میں فی النار کر دیا

۷۸

راہِ فرات روکے کھڑے تھے جو بد نسب
پہنچا علیؑ کا شیر وہاں جب بصد غضب
بھاگی سپاہِ شام احد کی طرح سے سب
بولے حسینؑ دجلہ آنسوں بہا کے تب
سن اے فرات تری روانی پہ حیف ہے
نفرین تجھ پہ اور ترے پانی پہ حیف ہے

Presented by www.ziaraat.com

۷۹

اک بار تیغ زن ہوا پھر سیدہؑ کا لعل
تیغِ ابوتراب سے اتنا کیا قتال
گھٹنوں تلک لہو سے قدم اسپ کے تھے لال
ناگاہ گونجی دشت میں آوازِ ذوالجلال
بس اے حسینؑ ارجعی شمشیر روک لے
اپنے غضب کو بس میرے شبیر روک لے

۸۰

جس دم سنی حسینؑ نے آوازِ کردگار
رکھ لی درونِ نیام شہہ دیں نے ذوالفقار
یکجا سمٹ کے ہوگئی پھر فوجِ نابکار
ہونے لگے حسینؑ پہ چاروں طرف سے وار
خنجر حسام تیر و تبر کی گھٹا بڑھی
سر کاٹنے کو شاہ کا فوجِ جفا بڑھی

Presented by www.ziaraat.com

۸۱

تلوار کوئی اور کوئی نیزا لگا گیا
پتھر لئے ہوئے کوئی ہاتھوں میں آگیا
اور کوئی گرم ریت بدن پر اڑا گیا
زہرا کا لعل اپنے لہو میں نہا گیا
سینہ علیؑ کے لعل کا تیروں سے ڈھک گیا
شہؑ کے بدن سے خون کا دریا چھلک گیا

۸۲

پشتِ فرس پہ جھک گیا زہراؑ کا نور عین
رونے لگی زمین فلک کررہاتھا بین
آواز ایک ماں کی یہی تھی باشور شین
اے بے خطا غریب مسافر مرے حسینؑ
مرقد کو چھوڑا خاک اڑانے کو آئی ہوں
زخموں پہ تیرے اشک بہانے کو آئی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

۸۳

بالوں سے صاف کرتی ہوں مقتل کی سرزمیں
دامن سے اپنے پوچھوں گی یہ خون بھری جبیں
جب بند تجھ پہ کرتے تھے آب و غذا لعیں
میں دیکھتی رہی مجھے آتا نہ تھا یقیں
تجھ پر یہ ظلم ڈھائے گی امت رسولؐ کی
پردیس میں لٹے گی کمائی بتولؑ کی

۸۴

مابین زین اور زمیں رک گئے حسینؑ
مادر سے اپنی کہنے لگے شاہِ مشرقین
اماں جگر شگاف ہوا تیرا نور عین
سر رکھ لو اپنی گود میں مل جائے مجھ کو چین
جب تک ہے تن پہ سر میرا واپس نہ جاؤ تم
نیند آرہی ہے گود میں اپنی سلاؤ تم

Presented by www.ziaraat.com

۸۵

امان سرو بدن میں جدائی کا وقت ہے
اب قیدِ زندگی سے رہائی کا وقت ہے
سجدے میں رب کی حمد سرائی کا وقت ہے
زینب اسیر ہوگی دھائی کا وقت ہے
سر میرا کند تیغ سے جب کاٹا جائے گا
نظروں سے کیسے آپ کی وہ دیکھا جائے گا

۸۶

اماں ہماری پیاری سکینہؑ سے ہوشیار
ڈھائے گی ظلم اس پہ یہ قومِ ستم شعار
روئی اگر سکینہؑ تو ہم ہوں گے بے قرار
ناگاہ شمر نے کیا سوکھے گلے پہ وار
زہراؑ نے ہاتھ رکھ دیئے حلقوم شاہ پر
روحِ نبیؐ لرز گئی بیٹی کی آہ پر

Presented by www.ziaraat.com

۸۷

سر کٹ گیا حسینؑ علی السلام کا
اتنا شدید ظلم تھا یہ فوجِ شام کا
نیزے پہ سر بلند کیا تشنہ کام کا
رکھا بھرم حسینؑ نے خالق کے نام کا
منزل کی سمت اس طرح بڑھنے لگے حسینؑ
قرآں سناں کی نوک پہ پڑھنے لگے حسینؑ

۸۸

مقتل میں مصطفیٰؐ کی صدا گونجنے لگی
اے میرے لعل کس کی نظر تجھ کو کھا گئی
مرقد میں خاک اڑاتے ہیں دستِ خدا علیؑ
ہے ہے نہ بجھ سکی میرے بچے کی تشنگی
میں ہوں ملول زم زم و کوثر اداس ہے
اللہ یعنی داورِ محشر اداس ہے

Presented by www.ziaraat.com

۸۹

تابِ سخن نہیں مجھے ریحان اعظمی
وہ کربلا کی دھوپ وہ مولا کی تشنگی
کم ہے بہاؤں اشک اگر تابہ زندگی
کافی ہے خوں فشانی کو نام حسینؑ ہی
فرشِ عزا پہ یوں میری محنت وصول ہو
محبوبِ حق پہ اجرِ رسالتؐ قبول ہو

شکر مولاؑ

Presented by www.ziaraat.com

مرثیہ

درِ حال

حضرت عباس علمدار علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

۱

رازق سخن کے رزقِ سخن کر عطا مجھے
طاق سخنوری کا بنا دے دیا مجھے
تو ساتھ ہے تو چاہیے اب اور کیا مجھے
لکھنا ہے پہلی بار جو یہ مرثیہ مجھے
کوثر کے ساغروں میں مجھے روشنائی دے
میرے قلم کو علم کے در تک رسائی دے

۲

مالک مرے ! براقِ سخن چاہیے مجھے
مہکا ہوا حروفِ چمن چاہیے مجھے
دعبل کو جو دیا تھا وہ فن چاہیے مجھے
بالکل انیسؔ جیسی لگن چاہیے مجھے
گر ہو سکے دبیرؔ کے مکتب میں ڈال دے
یا کم سے کم نفیسؔ کے جیسا کمال دے

Presented by www.ziaraat.com

۳

مضموں الگ، خیال الگ، قافیے الگ
دَیر وحرم کے ہوتے ہیں جیسے دیے الگ
جس طرح اہلِ بیتؑ رکھے رجس سے الگ
جیسے کے نار و نور ہیں دو سلسلے الگ
اِک ایک لفظ فرد ہو یکتا دکھائی دے
مصرعوں کی گونج برسرِ طوبیٰ سنائی دے

۴

طوبیٰ کی شاخ کا ہو تراشا ہوا قلم
بولے صریرِ خامہ کرم چاہیے کرم
قرطاس پہ فرشتے کریں آیتوں کو دم
کوثر کی موج سے ہو زمینِ سخن جو نم
سر کو جھکا کے بارگہہِ ذوالجلال میں
کھیتی لگاؤں لفظوں کی کشتِ خیال میں

Presented by www.ziaraat.com

۵

ایسا خیال جس میں ہو اِک لذتِ نبات
ایسا خیال جس کی روانی میں ہو فرات
ایسا خیال جس میں ہو قرآن جیسی بات
ایسا خیال جس میں سمٹ آئے کائنات
کلکِ قلم خیال سے جب ہمکلام ہو
اہلِ قلم میں رشک فشاں میرا نام ہو

۶

اہلِ قلم ہیں کون! انیسؔ و دبیرؔ ہیں
اہل قلم ہیں کون! نفیسؔ و نظیرؔ ہیں
اہل قلم ہیں کون! مشیرؔ و خبیرؔ ہیں
اہل قلم ہیں کون! متینؔ و ضمیرؔ ہیں
یہ سب سفیرِ ملکِ سخن لا کلام ہیں
تزکِ حسینیتؑ میں رقم ان کے نام ہیں

Presented by www.ziaraat.com

۷

مالک! مجھے بھی شہریتِ شہرِ علم دے
یہ کج فہم بھی علم سے کشکول بھر سکے
گہہ حمد گاہے نعت گہے منقبت لکھے
خامہ وہ حرف لکھے جو مقصود ہو تجھے
ایسی عطا ہو آج شہہِ مشرقینؑ کی
کاغذ پہ مہر ثبت ہو مولا حسینؑ کی

۸

کاغذ بھی وہ جو دفترِ جبریلؑ سے ملے
جس پر بنے ہوں آلِ محمدؐ کے حاشیے
چلنے سے پہلے جس پہ قلم یا علیؑ کہے
مریم کی جانماز کی تصویر جو لگے
داؤد کے لحن میں اذاں روشنائی دے
کاغذ نہیں قلم کا مصلیٰ دکھائی دے

Presented by www.ziaraat.com

۹

وہ روشنائی جس سے ہوں روشن تخیلات
روشن ہو جس کے نور سے لفظوں کی کائنات
رکھتی ہو اپنی موج میں جو کوثری صفات
جس کی چمک سے تیرہ شبی سے ملے نجات
کاغذ پہ اس کے دم سے اجالا کثیر ہو
خوشبو میں اس کی بوئے جنابِ امیرؑ ہو

۱۰

یہ سب ہوں دستیاب تو پھر مرثیہ لکھوں
ہو کوثری شراب تو پھر مرثیہ لکھوں
کرلوں وضو جناب! تو پھر مرثیہ لکھوں
دیں اذن بوترابؑ تو پھر مرثیہ لکھوں
ہر بند مرثیے کا درِ بند کھول دے
جبریلؑ آج مجھ کو ہنرمند بول دے

Presented by www.ziaraat.com

۱۱

اس مرثیے کی حمدِ خدا سے ہو ابتدا
حمدِ خدا تو فکرِ بشر سے ہے ماورا
لازم ہے حمدِ رب کا ہو طے ایسے مرحلہ
ہر لفظ ہو قلم کو درِ علم سے عطا
وہ ربِ پنجتنؑ جو رحیم و کریم ہے
اک رخ ثنا کا جس کی الف لام میم ہے

۱۲

یہ جو الف ہے اس کی اکائی کا نام ہے
اور لام لاشریک خدا لا کلام ہے
اور میم سے مراد محبِّ امام ہے
ہر شے فنا ہے صرف اسی کو دوام ہے
زیبا خدائے پاک کا دعویٰ اسی کو ہے
فرما گئے رسولؐ کہ سجدہ اسی کو ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۳

ہاں وہ رسولؐ کن فیکوں کا جو راز داں
قدموں کی جس کے دھول یہ تارے یہ کہکشاں
جو رابطہ ہے خالق و بندے کے درمیاں
الفت میں جس کی خلق ہوئے ہیں یہ دو جہاں
عرشِ بریں کے سر کے لئے تاج ہوگیا
لمحات میں جو صاحبِ معراج ہوگیا

۱۴

معراج کیا ہے نور کے نوری سفر کا نام
معبود سے ہے عبد کے ملنے کا اہتمام
دو نور کر رہے تھے جہاں پر دعا سلام
لیکن خدا کے لہجے میں کس نے کیا کلام
بولے رسولؐ مختصراً یہ جواب ہے
یہ ہو نہ ہو خدا کی قسم بوترابؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۵

ہاں یہ ابوترابؑ جو مولائے کائناتؑ
قرآن جس کے لہجے میں کرتا ہے روز بات
توڑے اسی نے منکر وحدت کے سومنات
بعدِ خدا یہی تو ہے حلّالِ مشکلات
کرتا ہے جب یہ صاف شکن آستین کی
ہلتی ہیں کتنی دیر طنابیں زمین کی

۱۶

سچ ہے مدیرِ نہج بلاغہ ہے بوترابؑ
کعبہ یہ کہہ رہا ہے کہ کعبہ ہے بوترابؑ
قرآن اک کتاب ، خلاصہ ہے بوترابؑ
المختصر! خدا کا ارادہ ہے بوترابؑ
چاہے تو ابروباد کی رفتار روک دے
سورج کو اپنے حکم سے سوبار روک دے

Presented by www.ziaraat.com

۱۷

شمس الضحیٰ علیؑ ہے تو بدرالدجیٰ علیؑ
جس میں خدا کا عکس ہے وہ آئینہ علیؑ
مثلِ خدا زمیں تا فلک جابجا علیؑ
ہے دوسرا خدا نہ کوئی دوسرا علیؑ
اہلِ جہاں نے ڈھونڈا بہت شش جہات میں
تمثیلِ مرتضیٰؑ نہ ملی کائنات میں

۱۸

اس کو خدا نہ کہنا کہ عبدِ خدا ہے یہ
دست خدا ہے اس لئے مشکل کشاء ہے یہ
سجدہ اگر نہ رب کو کرے کبریا ہے یہ
ہر شب کو جانماز پہ محوِ دعا ہے یہ
یارب! حسینؑ کو مرا عکاس چاہیے
کرب وبلا کے واسطے عباسؑ چاہیے

Presented by www.ziaraat.com

۱۹

آخر دعائے شیرِ خدا پُر اثر ہوئی
اترا وہ چاند جس سے فلک مانگے روشنی
بیتِ علیؑ میں بارِ دگر آگیا علیؑ
یہ سن کے کائنات وفا جھومنے لگی
ہنس کر علم پکارا علمدارؑ آگیا
کرب و بلا کا حیدرؑ کرار آگیا

۲۰

عکسِ علیؑ کو گود میں زینبؑ نے لے لیا
ننھے سے بازوؤں پہ کیا پیار بارہا
آنچل ردا کا سر پہ عمامہ بنادیا
پھر اپنے شانے دیکھ کے یہ کان میں کہا
اللہ نہ کرے کہ کبھی تم ملول ہو
بھیا! سلامِ فاطمہؑ زہرا قبول ہو

Presented by www.ziaraat.com

۲۱

زہراؑ کا نام سن کے ہمکنے لگا صغیر
ننھے لبوں کو گویا خوشی مل گئی کثیر
سینے سے ظرف چہرے سے ظاہر ہوا ضمیر
بچپن میں اس وفا کی تو ملتی نہیں نظیر
آغوشِ بنتِ زہراؑ میں حیدرؑ کے شیر نے
پاسِ ادب سے آنکھیں نہ کھولیں دلیر نے

۲۲

ام البنینؑ خوش ہوئیں منظر یہ دیکھ کر
ان کو دعائے زہراؑ سے ایسا ملا پسر
جو احترامِ ثانیِ زہراؑ میں اپنا سر
اس وقت بھی جھکائے ہے قدموں پہ ہے نظر
عباسؑ بچپنے ہی میں کتنا ذہین ہے
یہ فیض یابِ مکتبِ ام البنینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

۲۳

گھٹی میں ماں نے ان کو پلایا وفا کا جام
خاکِ درِ علیؑ کا سکھاتی تھیں احترام
بن کر کنیزِ فاطمہؑ کرتی تھیں یوں کلام
عباسؑ میرے لعل رہے یاد یہ پیام
تم اک کنیزِ فاطمہؑ کے نورِعین ہو
اتنا رہے خیال غلامِ حسینؑ ہو

۲۴

جیسا کہا تھا ماں نے پسر نے وہی کیا
آقا کہا حسینؑ کو بھائی نہیں کہا
زینبؑ کو شاہزادی کہا جب بھی دی صدا
اتنی وفا دکھائی کہ ربِ وفا ہوا
تعظیم کو زمین پہ خم آسماں ہوا
شیروں کے گھر میں شیر جو پل کر جواں ہوا

Presented by www.ziaraat.com

۲۵

شیرِ خدا کا شیر وہ ابنِ ابوترابؑ
جس کا شباب بھی ابوطالبؑ کا تھا شباب
ازبر تھی جس کو ساری فنِ حرب کی کتاب
جس کی کتابِ زیست میں صفین کا ہے باب
مقتول بولے حق کے ولی رن میں آگئے
زندہ یہ کہہ کے بھاگے علیؑ رن میں آگئے

۲۶

اے ساقیا فضائل غازیؑ کی مے پلا
ساغر کو پہلے زم زم و کوثر سے دھو کے لا
بھرنے سے پہلے جام حدیثِ کساء سنا
آبِ وفا کو آبِ مودت میں یوں ملا
من کنت کی صداؤں کو ساغر میں گھول دے
رندوں کے سر پہ پرچم عباسؑ کھول دے

Presented by www.ziaraat.com

۲۷

سائے میں پھر علم کے چلے دورِ مے کشی
اس مے کدے میں چلتا ہو قانونِ حیدریؑ
پنجہ علم کا دیتا ہو ذہنوں کو روشنی
اک گھونٹ بھی جو پی لے وہ بولے علیؑ علیؑ
ساقی شراب آج یہ ایسی سجا کے لا
مہرِ غدیرِ خم سرِ ساغر لگا کے لا

۲۸

پیتے ہیں جس کو سارے وفادار وہ شراب
خود جس کو چھانیں جعفرِ طیار وہ شراب
طالب ہوں جس کے میثم تمار وہ شراب
ساقی ہوں جس کے احمد مختارؐ وہ شراب
حرؑ جس کو پی کے ساقیِ کوثر سے جا ملے
لبیک یا حسینؑ کہے اور خدا ملے

Presented by www.ziaraat.com

۲۹

جس کو حبیبؑ و جونؑ، بن عوسجہؑ پئیں
انصارو اقربائے شہہ کربلاؑ پئیں
بزدل پیئے نہ کوئی جو ہیں سورما پئیں
سارے شہید جس کو بنامِ خدا پئیں
شامل لہو میں ہو کے یہ مَے سرخرو کرے
اس سے پیئے نماز نمازی وضو کرے

۳۰

اِک ایک بوند جس کی ہو تسبیح فاطمہؑ
جس میں لعابِ دہنِ رسالتؐ کا ہو مزا
پینے سے جس کے اجرِ رسالتؐ بھی ہو ادا
جس کے لئے قطار لگائے ہوں انبیاء
روشن کرے جو دل میں وفا کی صفات کو
پیاسا پیئے تو مار دے ٹھوکر فرات کو

Presented by www.ziaraat.com

۳۱

ایسا ہی ایک پیاسا ہے عباسؑ باوفا
جو فاتحِ فرات علمدارِ کربلاؑ
بیت علیؑ میں وہ جو خود اپنا جواب تھا
جس کے قدم کو چوم کے کہتی تھی علقمہ
مولا پئے سکینہؑ یہ سوغات لے چلو
مجھ کو چھپالو مشک میں اور ساتھ لے چلو

۳۲

مولا کنیز فضہؑ سمجھ لیجئے مجھے
ابنِ سخی ہیں تھوڑی سی خیرات دیجئے
بحرِ بتولؑ ثانیِ زہراؑ کے واسطے
مایوس اس حقیر کو مولاؑ نہ کیجئے
سقائی کے مزاج کا الماس آپ ہیں
ابن علیؑ ہیں حضرتِ عباسؑ آپ ہیں

Presented by www.ziaraat.com

۴۳

عباسؑ کون سیرت و صورت میں ہے علیؑ
عباسؑ کون ہمت و جرأت میں ہے علیؑ
عباسؑ کون جودوسخاوت میں ہے علیؑ
عباسؑ کون شرح، شجاعت میں ہے علیؑ
کہتے ہیں تاجدارِ وفا آج ہم جسے
بیٹا کہا بتولؑ نے قبلِ جنم جسے

۴۴

قرآن ہیں علیؑ تو یہ جزادن کی طرح
گل ہیں اگر علیؑ تو یہ ریحان کی طرح
شبیرؑ ہیں علیؑ تو یہ سلمان کی طرح
حیدرؑ ہیں دین اور یہ ایمان کی طرح
حیدرؑ اگر وصیِ شہہ مشرقین ہیں
عباسؑ کربلا میں وصیِ حسینؑ ہیں

Presented by www.ziaraat.com

۳۵

عباسؑ کا سراپا کوئی کس طرح لکھے
الفاظ ان کی شان میں قرآں سے مانگ لے
سو بار سر قلم کا درِ علم پہ جھکے
اور اذن بنتِ سید لولاک سے ملے
حیرت میں ہے قلم کہ لکھوں بھی تو کیا لکھوں
کم ہے جو ان کو صرف خدائے وفا لکھوں

۳۶

والفجر پڑھ کے فخر ابوطالبی لکھوں
والّیل پڑھ کے مدحتِ زلفِ جری لکھوں
والنجم پڑھ کے چشم کی نور افگنی لکھوں
والنور پڑھ کے چہرے کی تابندگی لکھوں
قرآن کا خیال علیؑ کی زبان ہو
جاری قلم سے تب کہیں غازیؑ کی شان ہو

Presented by www.ziaraat.com

۴۱

پہنچا جو اڑ کے توسنِ غازیؑ میانِ جنگ
مثلِ غبار اڑنے لگا شامیوں کا رنگ
نو لاکھ اہلِ شر پہ تھی راہِ حیات تنگ
سرعت پہ راہوار کی تھیں آندھیاں بھی دنگ
تیور بتا رہے تھے یہی راہوار کے
لے آئے گا زمیں پہ تارے اتار کے

۴۲

پیاسہ تھا پھر بھی نہر سے نظریں ہٹائے تھا
آنکھیں مثالِ برق عدو پر جمائے تھا
شکرِ خدا میں اس لئے گردن جھکائے تھا
ربِ وفا کو پشت پہ اپنی اٹھائے تھا
دلدل سے کم نہیں ہے یہ مرکب وفاؤں میں
آیا ہے رن میں بنتِ علیؑ کی دعاؤں میں

Presented by www.ziaraat.com

۴۳

راکب کے سب اشاروں کو پہنچانتا ہے یہ
گردن جھکا کے اذنِ وغا مانگتا ہے یہ
آداب حرب کیا ہیں بہت جانتا ہے یہ
کثرت کو فوج کی کہاں گردانتا ہے یہ
چاہے تو ساری فوج کچل ڈالے پاؤں سے
نکلے بس ایک جست میں آگے ہواؤں سے

۴۴

آکر رکا جو لشکرِ اعداء کے روبرو
گرمی میں منجمد ہوا کفار کا لہو
بھاگی وہ فوج جو کہ کھڑی تھی کنار جو
غازیؑ نے کی یہ بھاگنے والوں سے گفتگو
بے تیغ رن میں آیا ہوں اتنا دلیر ہوں
تم جانتے ہو شیرِ خدا کا میں شیر ہوں

Presented by www.ziaraat.com

۴۵

زہراؑ کے سائبان دعا میں رہا ہوں میں
ہوں چاند سورجوں کی ضیاء میں پلا ہوں میں
انگلی پکڑ کے شیرِ خدا کی چلا ہوں میں
یہ ہے شرف غلام شہہؑ کربلا ہوں میں
جب بولتا ہوں میں تو ملک بولتے نہیں
جبریلؑ میرے سامنے پر کھولتے نہیں

۴۶

نظروں سے روک سکتا ہوں سارے عرب کو میں
پہچانتا ہوں سب کے حسب اور نسب کو میں
دوزخ میں جھونک سکتا ہوں ہر بے ادب کو میں
روکے ہوں حکم شاہ سے غیض و غضب کو میں
بہتر ہے مجھ سے جنگ کی تکرار مت کرو
دریا پہ میں نہ جاؤں یہ اصرار مت کرو

Presented by www.ziaraat.com

۴۷

دریا پہ میں تو جاؤں گا اب کچھ بھی ہو سو ہو
پیاری ہے زندگی تو مری راہ سے ہٹو
مہلت میں دے رہا ہوں مرے وار سے بچو
ویسے بھی تم تو بھاگنے والے ہو بھاگ لو
گر تم کو جاں بچانے کی ساعت نہیں ملی
پھر یہ نہ کہنا بعد میں مہلت نہیں ملی

۴۸

تیر ستم برسنے لگے سن کے یہ کلام
سورج کی راہ روکنے آئی سپاہِ شام
گرجا علیؑ کا شیر کہ حجت ہوئی تمام
غازیؑ چلا فرات کو لے کر علیؑ کا نام
عباسؑ رن میں حیدرؓ کرار بن گیا
نیزہ جری کے ہاتھ میں تلوار بن گیا

Presented by www.ziaraat.com

۴۹

تلوار ذوالفقار کے پیکر میں ڈھل گئی
مقتول دیکھتے رہے آئی نکل گئی
اک پل میں رزم گاہ کی صورت بدل گئی
دریا کنارے بادِ اجل جیسے چل گئی
غازیؑ کی تیغ رن میں اجل بانٹنے لگی
پیاسی تھی دشمنوں کا لہو چاٹنے لگی

۵۰

تلوار تھی یا قہر خداوند ذوالجلال
میداں میں ذوالفقار کے جیسی تھی اسکی چال
اتنی تھی غیض میں کہ ہوئی جارہی تھی لال
اس کے غضب سے ڈھالیں ہوئی جاتی تھیں نڈھال
ایسے چلی خبر نہ ہوئی کس کے سر گئے
شانوں پہ سر رکھے رہے اور لوگ مرگئے

Presented by www.ziaraat.com

۵۱

ہر سمت جوئے خون بہاتی ہوئی چلی
گھونگھٹ اجل کے رخ سے اٹھاتی ہوئی چلی
نعرہ علیؑ علیؑ کا لگاتی ہوئی چلی
دوزخ میں اشقیاء کو گراتی ہوئی چلی
کتنے تو اس کی برق نگاہی سے جل گئے
بھگدڑ مچی تو فوج کے دستے کچل گئے

۵۲

سر پر جو سر آئی تو پیروں تلک گئی
دیکھا جہاں شکار وہیں پر لپک گئی
چمکی زمیں پہ اور فلک تک چمک گئی
بھاگی سپاہ شام کچھ اتنا کہ تھک گئی
فکرِ ابوترابؑ کی آئینہ دار تھی
کیا بھاگتوں پہ وار کرے ذوالفقار تھی

Presented by www.ziaraat.com

۵۳

حدِ نگاہ دشت میں سناٹا چھا گیا
پیاسا علیؑ کا شیر ترائی پہ آگیا
آتش سی دل میں نہر کا پانی لگا گیا
آکر خیال پیاسوں کا دل کو دکھا گیا
ہلچل بپا تھی ایک دلِ کائنات میں
دیکھا تھا خالی کوزہ سکینہؑ کے ہاتھ میں

۵۴

ڈالا فرس کو نہر میں غازیؑ نے اور کہا
پیاسہ ہے تین روز سے اے اسپ باوفا
لاریب تو نے حق نمک کر دیا ادا
اب میری فکر چھوڑ دے تو پیاس کو بجھا
پیاسی وطن سے دور جو بنت امامؑ ہے
عباسؑ پہ فرات کا پانی حرام ہے

Presented by www.ziaraat.com

۵۵

یہ سن کے اسپ حضرت عباسؑ رو دیا
گردن جھکا کے اشک بہاتے ہوئے کہا
کیا مکتب وفا میں مرا یہ ہے مرتبہ
پیاسی رہے سکینہؑ میں پانی پیوں بھلا
پانی کی ایک بند بھی لب تک نہ لاؤں گا
خیموں سے پیاسہ آیا ہوں پیاسا ہی جاؤں گا

۵۶

بھر کر چلا جو مشک علمدارِ کربلاؑ
بھاگے ہوئے سمٹنے لگے سوئے علقمہ
غازیؑ نے رخ کیا تھا ابھی خیمہ گاہ کا
حائل میانِ راہ ہوئی فوجِ اشقیاء
بکھری ہوئی صفوں کو جمانے لگے شقی
ڈر ڈر کے منہ پہ شیر کے آنے لگے شقی

Presented by www.ziaraat.com

۵۷

دیکھا یہ ماجرا تو بن سعد نے کہا
خیموں میں گر حسینؑ کے پانی پہنچ گیا
اصغرسا تشنہ لب بھی جو پیاسا نہیں رہا
خود اپنی قبر کھودلے مقتل میں حرملا
کوشش کرو نہ یاں سے علمدارؑ جاسکے
پانی کی ایک بوند نہ اس پار جاسکے

۵۸

یہ سن کے تیر چلنے لگے رن میں چار سو
پیاسے پہ وار کرنے لگا لشکر عدو
بدلی میں شامیوں کی تھا حیدرؑ کا ماہ رو
کہتا تھا میرے جسم کا بہہ جائے سب لہو
منظور ہے جو تیروں سے چھلنی یہ سینہ ہو
بچوں سے شرمسار نہ میری سکینہؑ ہو

Presented by www.ziaraat.com

۵۹

سقہ ہوں ضرب آئے نہ سقائی پہ میری
وقت مدد ہے بحرِ مدد آیئے علیؑ
گھیرے ہوئے ہیں آپ کے فرزند کو شقی
بچ جائے مشک خاک میں مل جائے زندگی
پانی بہا تو لوٹ کے واپس نہ جاؤں گا
پیاسوں کو تین روز کے کیا منہ دکھاؤں گا

۶۰

ناگاہ اس دلیر پہ ٹوٹا وہ کوہِ غم
جس پہ دھری تھی مشک وہ بازو ہوا قلم
تھاما جری نے دوسرے بازو سے پھر علم
دانتوں سے مشک تھام لی ہمت ہوئی نہ کم
جب دوسر دلیر کا بازو قلم ہوا
افسوس گرم ریت پہ ٹھنڈا علم ہوا

Presented by www.ziaraat.com

۶۱

پشتِ فرس پہ مشک لئے جھک گیا جری
تھی ہم کلام موت سے غازیؑ کی زندگی
اے موت ٹھہر جا مجھے مہلت دے دو گھڑی
پہنچانے دے مجھے یہ امانت سکینہؑ کی
پھر شوق سے جو چاہے مرا حال کیجیو
گھوڑوں سے میری لاش کو پامال کیجیو

۶۲

لیکن نہ آرزو ہوئی پوری دلیر کی
غازیؑ تڑپ کے رہ گیا اور مشک چھد گئی
پانی بہاتو جینے کی خواہش نہیں رہی
تشنہ لبوں کی بن گئی تقدیر تشنگی
گرزِ گراں کا وار لگا فرقِ پاک پر
ہائے سکینہؑ کہہ کے گرے فرشِ خاک پر

Presented by www.ziaraat.com

٦٣

بے دست ہو کے خاک پہ عباسؑ یوں گرے
دنداں کی ضرب لب پہ لگی ہونٹ کٹ گئے
گیسو لہو بھرے ہوئے سب خاک میں اٹے
عباسؑ اب حسینؑ کو آواز کیسے دے
زہراؑ پکاریں ثانیِ الیاس گر گیا
دوڑو حسینؑ خاک پہ عباسؑ گر گیا

٦٤

پیوست تیر آنکھ میں مجروح سر بھی ہے
بے دست ہے دلیر تمہیں کچھ خبر بھی ہے
سن لے نہ یہ خبر کہیں زینبؑ یہ ڈر بھی ہے
مانا کہ دل شکستہ ہے ٹوٹی کمر بھی ہے
پھر بھی مرے حسینؑ مدد کر دلیر کی
باقی ہے چند سانسیں ابھی میرے شیر کی

Presented by www.ziaraat.com

۶۹

زہراؑ کا لعل بیٹھ گیا فرشِ خاک پر
بولے حسینؑ بھائی کا زانو پہ رکھ کے سر
اٹھو حسینؑ آیا ہے اے ہاشمی قمر
آؤ ہماری گود میں لے جائیں تم کو گھر
عباسؑ بولے نذر کو آنسو نہیں رہے
جو چومتے تھے آپ وہ بازو نہیں رہے

۷۰

آقا بس اب نہ لوٹ کے ہم گھر کو جائیں گے
شرمندہ ہیں سکینہؑ کو کیا منہ دکھائیں گے
وعدہ کیا تھا پانی ابھی لے کے آئیں گے
پیاسی کی مشک چھد گئی کیسے بتائیں گے
اتنا تو مہربان خدائے رحیم ہو
پردیس میں نہ میری سکینہؑ یتیم ہو

Presented by www.ziaraat.com

۷۱

بولے حسینؑ سن کے یہ عباسؑ کا بیاں
جاتے ہو ہم کو چھوڑ کے اعداء کے درمیاں
زینبؑ کی اب ردا کا رہا کون پاسباں
یہ سنتے سنتے پھر گئیں غازیؑ کی پتلیاں
شہہ دیکھتے رہے وہ جہاں سے گزر گئے
آغوش میں حسینؑ کی عباسؑ مرگئے

۷۲

بس اے ریحانؔ اعظمی کہرام ہے بپا
فرشِ عزا پہ اشکوں کا سیلاب آگیا
نوحہ کناں ہیں عرش پہ سلطانِ انبیاء
زہراؑ دعائیں دیتی ہیں سن کر یہ مرثیہ
ہاں اس دعا سے کون سی نعمت نہیں رہی
منبر پہ جب تلک رہا لکنت نہیں رہی

Presented by www.ziaraat.com

مرثیہ

در حالِ

حضرت حسن علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

۱

اے حریت پسند قلم سر اٹھا کے چل
زنجیر پاکو توڑ دے نعرے لگا کے چل
تاجِ شہی کو قدموں پہ اپنے گرا کے چل
خاکِ درِ علوم کو سر پہ سجا کے چل
نقشِ قدم کو چشمِ فنا بھی نہ پاسکے
چل اسطرح کہ گرد ہوا بھی نہ پاسکے

۲

لے شہرِ باب علم سے اسباق حریت
حلقہ بگوش تیرے ہوں عشاق حریت
لکھنے ہیں اسقدر تجھے اوراق حریت
تیرا وجود خود لگے مصداق حریت
زندانِ بزدلی کی فصیلوں کو توڑ دے
فکرِ رسا کو حریت فن سے جوڑ دے

Presented by www.ziaraat.com

۳

سورج مثال گرمی جذبات چاہیے
قرطاسِ حریت سے ملاقات چاہیے
مولائے کل سے علم کی سوغات چاہیے
لب پر ترے علیؑ کی مناجات چاہیے
حماد بن کے حمد خدائے جلیل کر
جز مرتضیٰؑ کسی کو نہ اپنا وکیل کر

۴

وہ مرتضیٰؑ جو دین خدا کا وکیل ہے
انصاف و عدل و علم و خرد کی سبیل ہے
تمہید کائنات ہے سب کا کفیل ہے
ایسا کفیل جو کہ خدا کی مثیل ہے
اوارق حریت پہ پسِ کن جو نام ہے
دنیائے حریت کا وہ پہلا امامؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

۵

زندہ اسی کے نام سے ہے نام حریت
اس کا عمل ہے مقصد پیغام حریت
اس کے ہی میکدے سے ملا جامِ حریت
ہے ضوفشاں اسی کے سبب شامِ حریت
آزادیوں کا مورثِ اعلیٰ یہی تو ہے
حُرؑ طینتوں کو پالنے والا یہی تو ہے

۶

روشن ہے اس کی فکر سے قندیلِ حریت
اس بحرِ بیکراں سے ہے ترسیل حریت
درباں اسی کے در پہ ہے جبریلؑ حریت
اس کے بغیر کچھ نہیں تمثیل حریت
ہر حریت پسند کے دیں کا رسولؐ ہے
قرآنِ حریت کا اسی پر نزول ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۵

اے بابِ شہرِ علم سبق حریت کا دے
تزکِ یقیں سے ایک ورق حریت کا دے
میداں کھلا ہوا لق و دق حریت کا دے
زنداں شکن مزاجوں کو حق حریت کا دے
حرؑ ہو تو اسکو ظلم سے پیکار چاہیے
قلبِ دروں میں جذبۂ مختار چاہیے

۱۶

مختارِ دو جہاں ابو طالبؑ کا لعل ہے
وسعت میں آسماں ابوطالبؑ کا لعل ہے
اک بحرِ بیکراں ابوطالبؑ کا لعل ہے
مرضیِ لامکاں ابوطالبؑ کا لعل ہے
اک گل سے گلستاں یہ بہتر کھلاتا ہے
یہ حریت سرشتوں کا لشکر بناتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۷

حرؑ ہو تو اپنی ذات میں لشکر ہے آدمی
پیغامِ انقلابِ پیمبرؐ ہے آدمی
مقداد و عوسجہؑ ہے ابوذرؑ ہے آدمی
جس پر مدارِ کن ہے وہ محور ہے آدمی
قطرے میں بند بپھرا سمندر یہی تو ہے
وقتِ جہاد مالکِ اشتر یہی تو ہے

۱۸

تفسیر امن عزم کا پیکر نسب شناس
ردِ قیاس حدِ یقیں اور ادب شناس
بچپن سے اس کا خون ہے شاہِ عرب شناس
رہ کر صنم کدے میں رہا ہے یہ رب شناس
اک پل میں ظلم و جبر کی دیوار توڑ کر
مظلومیت کی سمت چلا ہاتھ جوڑ کر

Presented by www.ziaraat.com

۲۷

دستِ بقا ہے کون یدِ ابنِ بوترابؑ
یہ ہاتھ ہے رسولؐ کے جیسا شفا مآب
اس ہاتھ کی لکیر میں قرآں کا ہے نصاب
اس ہاتھ کے اثر سے دعائیں ہیں مستجاب
یہ دستِ پاک مس ہوا دست بتولؑ سے
خوشبو سمیٹتا رہا زلفِ رسولؐ سے

۲۸

ساغر جسے نصیب ہے اس دستِ پاک سے
جنت کے گھر بناتا ہے وہ مشتِ خاک سے
دانائی اس سے ملتی ہے آکر تپاک سے
پیتا ہے جام علم بڑے انہماک سے
وہ خود جو مشتِ خاک ہو آتش نصیب ہو
حیرت ہے وہ حسینؑ کے اتنے قریب ہو

Presented by www.ziaraat.com

۲۹

وہ حر جو کفر ساز فضاؤں کا تھا اسیر
وہ جو کمانِ ظلم سے نکلا ہوا تھا تیر
جو تھا رہ عناد و عدوات کا راہ گیر
ملک ستمگری کا جو پہلے رہا سفیر
راہ خطا سے راہ صداقت پہ آگیا
دروازۂ حریم شہادت پہ آگیا

۳۰

منصب کی زرپرستی کی دستار پھینک دی
اس سمت آکے خلعت دربار پھینک دی
جو تھی خلاف عدل وہ تلوار پھینک دی
جو زندگی تھی کفر کی اُس پار پھینک دی
محضر میں نام درج تھا تاخیر ہوگئی
تختی در بہشت پہ تحریر ہوگئی

Presented by www.ziaraat.com

۳۱

فردِ گناہ کاٹ کے سب اپنے نام سے
سورج مثال نکلا تھا وہ فوجِ شام سے
کچھ دور جبکہ رہ گیا شہہ کے خیام سے
بندھوایا حرؑ نے ہاتھوں کو اپنے غلام سے
مہرِ یقیں لگاکے دل چاک چاک پر
گھٹنوں کے بل وہ چلنے لگا فرشِ خاک پر

۳۲

بے تاب حر تھا ماہیِ بے آب کی طرح
تعبیر ڈھونڈتا تھا کسی خواب کی طرح
بکھرا ہوا غریب کے اسباب کی طرح
بے چین و بے قرار تھا سیماب کی طرح
بیمار لا دوا تھا شفا کی تلاش تھی
کاندھوں پہ اسکے اپنے گناہوں کی لاش تھی

Presented by www.ziaraat.com

۳۳

بیمار لادوا کا مسیحا تھا منتظر
یعنی ابوترابؑ کا بیٹا تھا منتظر
قرآنِ کربلا کا خلاصہ تھا منتظر
ہاں صبح کربلا کا اجالا تھامنتظر
کیا انتظار تھا شہہ گردوں رکاب کو
پردے سے شب کے کھینچ لیا آفتاب کو

۳۴

چہرے پہ شرمساری کا اس کے غبار تھا
ملبوس خودسری کا مگر تارتار تھا
قدموں پہ شاہ والا کے سجدہ گذار تھا
اتنا تھا بے قرار کے سر تن پہ بار تھا
اشکوں کا ایک سیلِ رواں ساتھ لایا تھا
شرمندگی کا سر پہ دھواں ساتھ لایا تھا

Presented by www.ziaraat.com

۳۵

شہ بولے سر اٹھا کہ گلے سے لگاؤں میں
چہرے سے تیرے گردِ ندامت ہٹاؤں میں
جو آگ تیرے دل میں لگی ہے بجھاؤں میں
مہمانِ کربلا تجھے کیسے بتاؤں میں
بس دل تڑپ رہا ہے اسی بات کے لئے
پانی بھی تو نہیں ہے مدارات کے لئے

۳۶

سہ روز ہوگئے ہیں میسر نہیں ہے آب
کملا رہے ہیں باغ، رسالتؐ کے سب گلاب
بچوں کی العطش کی صدا سے ہے دل کباب
گھیرے ہوئے فرات کو سب ہیں نسب خراب
معجز نما کا لعل ہوں دن کردوں رات میں
چاہوں ابھی تو آگ لگادوں فرات میں

Presented by www.ziaraat.com

۳۷

لیکن رضائے خالقِ اکبر کا ہوں اسیر
میری طرف سے جنگ کا جائز نہیں ہے تیر
ورنہ ہیں مشتِ خاک سے بھی کم یہ بے ضمیر
غیض و غضب کی چہرۂ غازیؑ پہ ہے لکیر
دریا تو کیا ہے وقت کی رفتار چھین لے
نو لاکھ اہل شر سے یہ تلوار چھین لے

۳۸

حرؑ بولا حکم دیجیے ادنیٰ غلام ہوں
دل میں سپاہ بد سے لیے انتقام ہوں
ان شامیوں کے واسطے مثل حسام ہوں
خاکِ قدومِ شاہِ نجفؑ لا کلام ہوں
شہ بولے یہ نہ سوچ تو ادنیٰ غلام ہے
لمحوں کی دیر ہے کہ علیہ السلام ہے

Presented by www.ziaraat.com

۳۹

مہمان ہے مجھے شرف میزبانی دے
اللہ تجھکو زندگی جاویدانی دے
تجھ کو دعائے بنت نبیؐ کامرانی دے
پیاسہ ہے تو بھی شیر خداؑ تجھ کو پانی دے
سچائی حق نے لکھی ہے تیری سرشت میں
پہنچے گا مجھ سے قبل تو باغِ بہشت میں

۴۰

حرؑ بولا وقت کم ہے میرے پاس یا امام
سرکش گناہ گار کو کیا زندگی سے کام
مجھ جیسے بے ادب کا کہاں خلد میں مقام
تھامی تھی ذوالجناح کی میں نے ہی تو لجام
مقتل کی سمت گھیر کے لایا جناب کو
افسردہ کردیا ہے رسالتؐ مآب کو

Presented by www.ziaraat.com

۴۱

یہ جرم ہے بڑا تو سزا بھی بڑی ملے
میرا ضمیر کہتا ہے مجھ سے پکار کے
اللہ بھی معاف کریگا نہ اب مجھے
برسے گا مجھ پہ قہر خدا آسمان سے
خیمے ہٹے فرات سے میں کچھ نہ کرسکا
حاصل رہ نجات سے میں کچھ نہ کرسکا

۴۲

پیاسے ہیں آپ، بیبیاں بچے ہیں بیقرار
ان ساری مشکلات کا میں خود ہوں ذمہ دار
جو چاہے دیجیے سزا شاہ فلک وقار
یہ زندگی عذاب ہے میں ہوں زمیں پہ بار
مشتاق ہوں سزا کا سزا لے کے جاؤں گا
یا آپ سے میں اذنِ وغا لے کے جاؤں گا

Presented by www.ziaraat.com

۴۳

بولے حسینؑ اے میرے مہمانِ محترم
تیری خطائیں بخش چکے ہم بصد کرم
تو بیقرار تھا وہاں یاں منتظر تھے ہم
تو نے درِ بہشت پہ اب رکھ دیا قدم
کیسی سزاتو اب ہے جزا کے حصار میں
محضر میں تیرا نام ہے پہلی قطار میں

۴۴

اذنِ وغا نہ مانگ تو اب گھر کو لوٹ جا
جنت میں تیرے واسطے گھر ہے سجا ہوا
پیاسی ہے میرے خون کی یہ فوجِ اشقیاء
تو مہمان ہے میرے اے بھائی شکریہ
آیا ہے ایسے وقت میں جاں مجھ پہ وارنے
جب مجھ پہ تیغ کھینچی ہے کلمہ گذار نے

Presented by www.ziaraat.com

۴۵

حرؑ بولا شہہ سے میں تو فدا ہونے آیا ہوں
میں فوجِ اشقیاء سے جدا ہونے آیا ہوں
ترکِ فنا سے حرف بقا ہونے آیا ہوں
ہوں مشت خاک خاکِ شفا ہونے آیا ہوں
بے تاب شاہ دیں کو کیا حرؑ کے بین نے
بڑھ کر گلے لگا لیا مولا حسینؑ نے

۴۶

منظر یہ خیمہ گاہ سے زینبؑ نے دیکھ کر
فضہؑ سے بولیں دوڑ کے جا جلد لا خبر
آیا ہے کون دیکھ تو اس وقت میں ادھر
جس وقت ہے قدم بہ قدم موت کا خطر
بھائی گلے لگاتے ہیں یہ کس کو پیار سے
پیاسوں میں کون آیا ہے دریا کے پار سے

Presented by www.ziaraat.com

۴۷

فضہؑ نے آکے زینبؑ مضطر کو دی خبر
روکا تھا جس نے راہ میں ہم کو بہ حدِ شر
بیٹا، غلام، بھائی ہیں اس کے اِدھر اُدھر
اور خود قدوم شاہ پہ رکھا ہے اس نے سر
کہتا ہے حرؑ کو حرؑ کے معنی عطا کریں
پہلے خدا کی راہ میں مجھ کو فدا کریں

۴۸

زینبؑ نے جب سنا کہ وہ نصرت کو آیا ہے
بولیں کہ میں نے معنوی ایک بھائی پایا ہے
حر پر ردائے فاطمہؑ زہرا کا سایہ ہے
تیرہ نسب پہ سرتاقدم نور چھایا ہے
کہہ دے سلام بھیجا ہے بنت بتولؑ نے
ڈھیروں دعائیں بھیجی ہیں آلِ رسولؐ نے

Presented by www.ziaraat.com

۴۹

فضہؑ نے جب پیام یہ جاکر سنادیا
حرؑ نے سنا تو سر تا قدم کانپنے لگا
بولا کہ شاہ زادی پہ یہ وقت آگیا
مجھ کو سلام بھیجتی ہے بنت مرتضیٰؑ
رونے لگا وہ منہ پہ طمانچوں کو مار کے
اٹھا پئے جہاد علیؑ کو پکار کے

۵۰

ابن علیؑ سے طالب اذنِ وغا ہوا
تیوری چڑھی ہوئی تھی تو چہرا کھنچا ہوا
تن میں فشار خون تھا حد سے بڑھا ہوا
ذوق جہاد قلب میں اتنا سوا ہوا
کہنے لگا جو اذن وغا اب نہ پاؤں گا
اپنی ہی تیغ حلق پہ اپنے چلاؤں گا

Presented by www.ziaraat.com

۵۵

گھوڑا بھی حرؑ کا حرؑ کی طرح حر مزاج تھا
کھائے ہوئے حسینؑ کے گھر کا اناج تھا
مرکب وفا سرشت تھا راکب کی لاج تھا
پانی پیا تھا دینا لہو سے خراج تھا
کہتا تھا ذوالجناح سے کمتر ضرور ہوں
صد شکر آج رجس سرشتوں سے دور ہوں

۵۶

احسان ہے حسین علیہ السلام کا
تحفہ دیا زمین پہ کوثر کے جام کا
رکھنا ہے آج مجھ کو بھرم اپنے نام کا
روندوں گا آج لاشہ ہر اک بد خرام کا
انداز حرب دیکھ کے مجھ بے زبان کا
اعداء کہیں گے اسپ ہے دلدل کی شان کا

Presented by www.ziaraat.com

۵۷

مانا کہ ذوالجناح ہے رتبے میں آسماں
میں اسکے مرتبے کو پہنچ سکتاہوں کہاں
بیٹھے ہیں اسکی پشت پہ آقائے دوجہاں
کیسے نہ اعتراف کرے اب میری زباں
رتبے کو میرے اتنا بڑھایا حسینؑ نے
پانی میرے سموں کو پلایا حسینؑ نے

۵۸

یہ کہہ کے رزم گاہ کی جانب رواں ہوا
آندھی چلی ہے دشت میں ایسا گماں ہوا
ہر اسپ شام بجھتے دیئے کا دھواں ہوا
راکب تھا تیر اور یہ مثلِ کماں ہوا
کہتا تھا آج کیوں نہ چلوں جھوم جھوم کے
آیا ہوں ذوالجناح کے قدموں کو چوم کے

Presented by www.ziaraat.com

۶۳

سرداری سپاہ کی دستار سر پہ ہے
منصب کی عز و جاہ دستار سر پہ ہے
لشکر کے سربراہ کی دستار سر پہ ہے
جرات پہ واہ واہ کی دستار سر پہ ہے
کیا ان سے مل سکے گا جو خانہ بدوش ہیں
گم تشنگی و بھوک سے ان سب کے ہوش ہیں

۶۴

نو لاکھ ہم ہیں اور وہ گنتی کے چند ہیں
ان پر تو سانس لینے کے رستے بھی بند ہیں
ہم تیرے خیر خواہ تیرے احسان مند ہیں
تیرے سپاہ شام میں رتبے بلند ہیں
کیوں اپنی زندگی سے تو بیزار ہوگیا
آزاد تھا غلامی پہ تیار ہوگیا

Presented by www.ziaraat.com

۶۵

کیا ہوگیا ہے اپنی جوانی پر رحم کھا
بھولا سحر کا تو ہے سرِشام لوٹ آ
اک وعدۂ بہشت کی لالچ میں واں نہ جا
کچھ نہ ملے گا تجھکو وہاں موت کے سوا
حر بولا اب زبان کو اپنی لگام دے
کم ظرف شامیوں کو یہ میرا پیام دے

۶۶

تم بے ضمیر لوگ ہو میں با ضمیر ہوں
بچپن سے عشقِ شاہِ زماں کا اسیر ہوں
سلطانِ کائنات کے در کا فقیر ہوں
تقدیر کا غریب تھا کل اب امیر ہوں
خوش بخت مجھ سا کوئی نہیں کائنات میں
دامن بتول زادے کا ہے میرے ہاتھ میں

Presented by www.ziaraat.com

۷۱

تلوار حر کی نیام سے باہر نکل پڑی
آمادۂ جہاد کو میداں میں کل پڑی
برق الٰہ بن کے وہ اعداء پہ چل پڑی
خوں کی دھانِ تیغ سے ندی ابل پڑی
پہنے ہوئے بدن پہ لہو کا لباس تھی
اس کے غضب سے فوجِ ستم بدحواس تھی

۷۲

تلوار چل رہی تھی قیامت کی چال سے
اعداء پہ کھل چکے تھے جہنم کے راستے
طے کر رہی تھی کیسے قیامت کے مرحلے
تلوار کاٹتی رہی سر نام پوچھ کے
ماہی یہ وہ تھی جو کہ اسی موج میں رہی
برسوں تلک یہ تیغ اسی فوج میں رہی

Presented by www.ziaraat.com

۷۳

تاب و تواں بہت تھی کہاں یہ نحیف تھی
اس پر نہیں چلی کہ جو گردن ضعیف تھی
ہاتھوں میں حر کے رہتی تھی طبعاً شریف تھی
ہر منکر حسین کی لیکن حریف تھی
حرف غلط سمجھتی تھی افواج شام کو
دی مہلت کلام کہاں بد کلام کو

۷۴

ہر بدزباں کو لمحوں میں خاموش کرگئی
ماضی کی دوستی کو فراموش کرگئی
ہیبت سے پہلوانوں کو بے ہوش کرگئی
سر جو اٹھا اسے تہہ پاپوش کرگئی
تیغ جری نے اسطرح میداں میں جنگ کی
سرکٹ کے خوں سے آئی صدا جلترنگ کی

Presented by www.ziaraat.com

۷۹

اکبر سے بولے شاہ زماں اے میرے پسر
دو نیم ہوگیا ہے تمہارے چچا کا سر
آؤ ہمارے ساتھ چلو ہاتھ تھام کر
شدت وہ غم کی ہے کہ جھکی جاتی ہے کمر
مقتل میں جا کے لاشۂ حرؑ لے کے آئیں گے
گریہ کریں گے اور صف ماتم بچھائیں گے

۸۰

عباس قاسم و علی اکبر ہوئے رواں
تھامے جگر کو ساتھ چلے سید زماں
حر کے قریب پہنچا یہ چھوٹا سا کارواں
حر نے سلام کر کے کہا یہ بصد فغاں
مخدوم کائنات کی خدمت نہ کرسکا
سانسیں تھیں کم ادا حق نصرت نہ کرسکا

Presented by www.ziaraat.com

۸۱

اب میں حبیب و جون کو کیا منہ دکھاؤں گا
میں کس طرح زہیر سے نظریں ملاؤں گا
سوچا یہ تھا دعا لب زھرا سے پاؤں گا
سر کاٹ کے فرات کا پیاسوں میں لاؤں گا
کیسے اٹھے گا بوجھ یہ ظرف و ضمیر سے
کیوں قتل حرملا نہ ہوا میرے تیر سے

۸۲

پیاسے ہیں آپ جانب کوثر چلا ہوں میں
کرنے زیارت رخ حیدر چلا ہوں میں
نیند آرہی ہے شام ہوئی گھر چلا ہوں میں
کتنا حسین لے کے مقدر چلا ہوں میں
حیران کن نصیب کی میرے نوشت ہے
مجرم کے انتظار میں باغِ بہشت ہے

Presented by www.ziaraat.com

۸۷

یہ کہہ کے فرش خاک پہ بیٹھے شہہ ہدیٰ
زانو پہ حر کے سر کو رکھا اور یہ کہا
اے بھائی ہم کو چھوڑ کے جلدی چلا گیا
کچھ دیر اور رہتا میری جنگ دیکھتا
جو ہے لب سکینہ پہ اس پیاس کی قسم
مرنے نہ دیتے ہم تجھے عباس کی قسم

۸۸

تو جارہا ہے زادِ سفر ہے میری دعا
روتی ہے تیری لاش پہ اولادِ مصطفیٰؐ
گریہ کناں ہیں اکبر و عباسِ باوفا
میری عبا بجائے کفن ساتھ لیتا جا
مجھ سے غریب کے لئے محو نبرد تھا
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

Presented by www.ziaraat.com

۸۹

هم زندگی سے سیر ہیں بس جلد آئیں گے
جنت میں میزبانی کے حق کو نبھائیں گے
تیری وفا کو ہم نہ کبھی بھول پائیں گے
مسند پہ اپنے ساتھ تجھے ہم بٹھائیں گے
کون و مکاں سے بڑھ کے زرومال لیتا جا
سر پہ سجا کے زہرا کا رومال لیتا جا

۹۰

کچھ دیر بعد ہم پہ مصائب وہ آئیں گے
طبقے زمین و عرش کے بھی کانپ جائیں گے
بازو جری کے لاشۂ اکبر اٹھائیں گے
سر میرا اہل ظلم سناں پر چڑھائیں گے
عترت رسول پاک کی زنداں میں جائے گی
مجھکو میری سکینہ بھی نہ رونے پائے گی

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com